بفضل اللہ تعالیٰ و عونہ

حصہ اول

تکمیل الایمان

در مطبع سعیدی ریاست رامپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے جو بڑی بخشش کرنے والا نہایت رحم والا ہے اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا

تکمیل الایمان

تصنیف العبد الضعیف الراجی الی اللہ الملک القادر الغفور محمد احمد فخر احمد علی صانہ اللہ عن الآفات والشرور

۱۳۴۵ھ — ۱۹۲۶ء

در مطبع اختر عالم واقع بازار رستہ گرد مطبوع

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

(ترجمہ)

اور اللہ تونگر ہے اور تم سب محتاج ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازل[۱] سے تو محمود[۲] پروردگار[۳]	مکین[۴] و مکان[۵] تھے نہ لیل[۶] و نہار[۷]
نہ محتاج حمد[۸] اے تو عالی جناب	ضیا[۹] کا ہے محتاج کب آفتاب

معانی کلمات

ف۱ ازل یعنی ہمیشگی اور وہ زمانہ کہ جسکی ابتدا نہو ۱۲ ف۲ محمود اچھی تعریف اور بڑائی بیان کیا گیا ۱۲
ف۳ پروردگار پالنے والا ۱۲ ف۴ مکین صاحب مکان ۱۲ ف۵ مکان رہنے کی جگہ ۱۲ ف۶ لیل رات ۱۲
ف۷ نہار دن ۱۲ - ازل مین حقتعالیٰ کا محمود ہونا یعنی عظمت اور بزرگی کے ساتھ موصوف ہونا
کہ اُسکے سوا کوئی شئے موجود نہ تھی اسکے یہ معنے ہین کہ اُس تعالیٰ نے خود اپنی ذات مقدس کی تعریف
بیان کی تو ازل مین وہ خود ہی حامد ہے اور خود ہی محمود ہے اور دوسرے یہ کہ قرآن مجید مین جو حق
تعالیٰ نے اپنی حمد و ثنا بیان کی ہے اور کلام اوس تعالیٰ کا ازلی ابدی صفت قدیم ہے تو باین
معنے اُس سبحانہ کا حامد محمود ہونا ازلی ہوا واللہ سبحانہ اعلم ۱۲ ف۸ حمد عظمت اور بزرگی بیان کرنا ۱۲
ف۹ ضیا روشنی ۱۲ ضیا کا ہے محتاج کب آفتاب * یہ مصرع تمثیل کے طور پہ ہے یعنی جیسے آفتاب
جو صفت روشنی کے ساتھ موصوف ہی اب اوسکو تو روشنی کی حاجت نہین جناب رب العلمین
جو حمد و ثنا کے ساتھ ہمیشہ ہمیش سے موصوف ہی اوسکو کسی کے طرف بیان حمد کی
حاجت نہین ہے ۱۲ ؕ

وہ ہے خلق محتاج تحمید[ف۱] کی / ہے تسبیح[ف۲] وتہلیل[ف۳] وتمجید[ف۴] کی
کہ تا حمد تیری سے رب[ف۵] مجید[ف۶] / شرف یاب تجھ سے ہون تیرے عبید[ف۷]
مجھے ہے تری حمد کی آرزو / زبان اور دل کو یہی جستجو
ادب سے ترا نام لیتا رہون / تسلی[ف۸] دل وجان کو دیتا رہون
ترے ذکر سے تر ہو میری زبان / ترا شوق ہو میرے دل مین نہان
بہ تہلیل[ف۹] و توحید[ف۱۰] لون تیرا نام / اسی شغل مین مین رہون صبح وشام
یہی شغل ہو اور یہی کام ہو / یہی میرا آغاز و انجام ہو
تری حمد[ف۱۱] و تسبیح[ف۱۲] کرتا رہون / دہن لعل وگوہر سے بھرتا رہون
نہ تسبیح تیری سے فرصت ملے / نہ تمجید[ف۱۳] تیری سے مہلت ملے
یہی علم ہووے عمل ہو یہی / مشاغل کا میرے محل ہو یہی
مگر کیا کرون سخت مجبور ہون / جہالت سے مین اپنی معذور ہون

معانی کلمات

ف۱ تحمید اچھی تعریف بیان کرنا ۱۲ ف۲ تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا اور سبحان اللہ کہنا ۱۲ ف۳ تہلیل اللہ تعالیٰ کو صفت معبودیت کے ساتھ یاد کرنا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا ۱۲ ف۴ تمجید اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا ۱۲ ف۵ رب پالنے والا ۱۲ ف۶ مجید گرامی قدر اور بزرگی والا ۱۲ ف۷ عبید بندے اور غلامان یہ جمع عبد کی نہین ہے بلکہ اسم جمع ہے اسمین معنی جمع کے ہین ۱۲ ف۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (ترجمہ) خبردار ہو اللہ کی یاد سے دل آرام پکڑتے ہین ۱۲ ف جس آدمی کا دل پریشان رہتا ہو تو قرآن مجید کی یہ کلمات سات دفعہ پڑھ کر دل پر دم کر لیا کرے اسکے دل کی پریشانی اور بری فکر دور ہو جاتی ہے یہ عمل مجرب ہے ۱۲ ف۹ تہلیل کے معنی ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا ۱۲ ف۱۰ توحید یعنی اللہ تعالیٰ کو واحدانیت کی صفت کے ساتھ یاد کرنا جیسے اللہ واحد یا جیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۱۲ ف۱۱ حمد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی بیان کرنا ۱۲ ف۱۲ تسبیح سبحان اللہ کہنا اور پاکی کے ساتھ خدا کو یاد کرنا ۱۲ ف۱۳ تمجید حقتعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا اور اسکو بزرگی کے ساتھ یاد کرنا ۱۲

مری کیا حقیقت مری کیا مجال
کہ میں حمد تیری میں ہوں خوش مقال ف۱

زبان کو مری کچھ طلاقت ف۲ نہیں
تری حمد کی مجکو طاقت نہیں

مدد میری فرما خدائے جہان
کہ میں حمد تیری سے ہوں تر زبان

کیا تو نے دلکو یہ میرے عطا
کہ مشتاق حمد و ثنا کا کیا

زبان کو بھی گویا کرائے کردگار
کہ ہر بات کا ہے تجھے اختیار

مدد سے تری مجکو رب مجیب
شرف ف۳ ہو یہ حاصل عجیب و غریب ف۴

زبان میری ہو جائے گوہر فشان ف۵
قلم میرا ہو جائے عنبر فشان ف۶

کروں عرض اے مالک دوسرا
تو ہی ہے سزاوار حمد و ثنا

سزاوار عظمت تو ہی ہے خدا
تری شان اعلیٰ تو ہی ہے بڑا

تہ دل سے کہتا ہوں رب غنی
نہ تجھسا ہوا ہے نہو گا کبھی

ترے ہاتھ میں ہے بھلائی تمام
سبھی شے پہ قادر تو ہے لا کلام

سبھوں پر تو غالب سبھوں سے قوی
بھی تجھپہ و سخن ہے سر و خفی

تو فتاح ف۸ رزاق ف۹ اور ہے رقیب ف۱۰
لطیف ف۱۱ و مقیت ف۱۲ و حسیب ف۱۳ مجیب ف۱۴

(معانی کلمات)

ف۱ مقال گفتگو اور بات چیت یہ مصدر میمی ہے ۱۲ ف۲ طلاقت زبان کی کشادگی اور تیزی ۱۲ ف۳ شرف بزرگی ۱۲ ف۴ گوہر معنے مروارید اور یہ مطلق جواہرات کو شامل ہے چنانچہ لعل یاقوت زمرد الماس وغیرہ ۱۲ ف۵ گوہر فشان موتی جھاڑنے والی ۱۲ ف۶ عنبر ایک خوشبو مشہور سیاہ رنگ جسکی حقیقت میں اختلاف ہے ۱۲ ف۷ عنبر فشان عنبر چھڑکنے والا ۱۲ ف۸ اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا دروازوں رزق اور رحمت کا ۱۲ ف۹ اَلرَّزَّاقُ روزی پیدا کرنے والا اور مخلوقات کو روزی پہونچانے والا ۱۲ ف۱۰ اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکھنے والا مخلوقات کا آفتوں سے ۱۲ ...... ف۱۱ اَللَّطِیْفُ باریک بین اور بندوں سے نرمی کرنے والا ۱۲ ف۱۲ اَلْمُقِیْتُ قوت دینے والا ف۱۳ اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنے والا [illegible] ۱۲ ف۱۴ اَلْمُجِیْبُ قبول کرنے والا بندوں کی دعا کا اور پکارنے والوں کو جواب دینے والا ۱۲ ...

ترے پاس بیشک[2] مفاتیح[1] غیب | ترا علم ہر شے پہ بیشک و ریب
مصور[3] ہے رحموں[4] میں اور ہے خبیر[5] | حفیظ[6] مجید[7] بدیع[8] کبیر
کیا خلق کو بیمدا بہر عطا | عجب تیری بخشش ہے میرے خدا
عظیم الصفات[9] جمیل الثنا[10] | مجیب الدعا[11] جزیل العطا[12]
زمین و فلک[13] اور مہ[14] و آفتاب[15] | ترے بحر[16] قدرت کے ہین وہ حباب[17]

(معانی کلمات)

۱ مَفَاتِیح جمع مفتاح کی ہے بمعنی کنجی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ھُوَ ۔ (ترجمہ) اور اوسیکے پاس کنجیان غیب کی ہین نہین جانتا انکو دوسرا سوا ۱۲ ۲ بیشک و بے ریب یعنے بیشک و بے شبہ ۱۲ ۳ اَلْمُصَوِّرُ صورت اور ہیئت بنانے والا ۱۲ ۴ رحم عورت کے پیٹ مین بچہ کی جگہ جسکو بچہ دان کہتے ہین ۱۲ ۵ اَلْخَبِیْرُ ۔ سب چیزون کی خبر رکھنے والا اور دل کی باتین جاننے والا ۱۲ ۶ اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے ۱۲ ۷ اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین ۱۲ ۸ اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا عالم کا بغیر مثال کے ۱۲ ۹ عَظِیْمُ الصِّفَاتِ بڑا بزرگ اپنی صفتون مین ۱۲ ۱۰ جَمِیْلُ الثَّنَا بہت خوب اپنی تعریف مین ۱۲ ۱۱ مُجِیْبُ الدُّعَاءِ قبول کرنے والا دعا کا ۱۲ ۱۲ جَزِیْلُ الْعَطَاءِ بڑا بخشش کرنے والا ۱۲ ۱۳ فلک آسمان ۱۲ ۱۴ مہ چاند ۱۲ ۱۵ آفتاب سورج ۱۲ ۱۶ بحر دریا ۱۲ ۱۷ حَبَاب وہ بلبلہ ہے جو بصورت گنبد کے بارش وغیرہ مین پانی پر خصوصًا دریا مین ظاہر ہوتے ہین اور وہ حباب دریا کی بہ نسبت کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتے کہ بیشمار دریا سے اُٹھتے ہین اور فورًا دریا مین نیست و نابود ہوجاتے ہین اسی طرح ساتون آسمان و زمین اور جو اُن مین عجائبات ہین اور چاند اور سورج وغیرہ جنکی ہمارے نزدیک بڑی قدر و منزلت ہے یہ سب چیزین حق تعالیٰ کے دریائے قدرت کاملہ کے سامنے بمنزل حباب کے ہین کہ ان سب کو ایک آن مین جب چاہے فنا کردے اور جب چاہے اور جتنی چاہے پھر موجود کردے اور کبھی اُسکی قدرت کاملہ مین کمی نہ آسکے ۱۲

یہ انواع عالم ہزاران ہزار　　عجب حسن کی ان مین تیری بہار

ہین آئینے انکو کہون یا کہ طور ف۱　　تجلی کا تیری ہے ان مین ظہور

عجب نقش عالم عجب انتظام　　کہ خوبی مین جسکی نہین کچھ کلام

نمونے یہ سب تیری قدرت کے ہین　　پتے ان مین کل تیری وحدت ف۲ کے ہین

اگر دوسرا کوئی ہوتا خدا　　سبھی ہوتے فاسد یہ ارض ف۳ و سما ف۳

فنا ہوتا سارا یہ خوش انتظام　　نہ موقع سے ہوتے کبھی صبح و شام

تو ہی مالک الملک ہے ذوالجلال　　تو سلطان آفاق ف۴ ہے باکمال

خداوند سبحانہ کی حمد وثنا کرنے مین اپنی عاجزی اور تقصیر کا بیان

مین یارب ہون بیشک ظلوم وجہول　　مرا عذر کر دے تو یارب قبول

کرون کس طرح تیری حمد و ثنا　　ہین عاجز یہان انبیاؑ اولیاؒ

کہ احصا ف۵ تری حمد کا ہے محال　　کسی کو نہین اسمین جائے مقال

معانی کلمات

ف۱ طور پہاڑ کو کہتے ہین اور جس پہاڑ پر حضرت موسی علیہ السلام کو تجلی ہوتی تھی اُسکا نام طور سیناء ہے اور اُسکو فقط طور بھی کہتے ہین۔ اور شعر مین بھی طور سینا مراد ہی ۱۲ ف۲ وحدت تنہائی اور ایک ہونا ۱۲ ف۳ ارض زمین ۱۲

ف۳ سما آسمان فرمایا اللہ تعالی نے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔ یعنی اگر ہوتے زمین و آسمان مین بہت سے خدا سوا اللہ کے ضرور تباہ ہوجاتے وہ دونون یعنی آسمان اور زمین اور عالم کا انتظام برباد ہوجاتا ۱۲

ف۴ آفاق یہ جمع اُفق کی ہے۔ جسکے معنی کنارۂ آسمان کے ہین۔ اور اطلاق آفاق کا عالم اجسام پر ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ تمام دنیا درمیان کنارون آسمان کے ہے۔ اور آفاق مجموع عالم کو بھی کہتے ہین اور یہان وہی مراد ہے ۱۲

ف۵ اِحصا بمعنے گنا اور کسی چیز کو تمام وکمال نگاہ رکھنا ۱۲

یہ فرماتے ہین سید المرسلین … حبیب خدا اشرف العلمین
ثنا[۱] تیری اے مجھسے نہین ہو سکی … کہ جیسے ثنا تو نے اپنی کری
ذرا سوچ تو واحد بے ادب … کہان تو کہان حمد رحمٰن و رب
نہایت ادب سے تو سجدے مین آ … بصد عجز و زاری تو کر لب کو وا
یہ کر عرض اے مالک دوسرا … تری محمدت[۲] کب ہو مجھسے ادا
جو کچھ حمد مین تو نے گویا کیا … تو وہ فضل تیرا ہے رب العلا
نہ دعوے ہے مجھے اسمین ای بے نیاز … تری حمد میری نہین خانہ ساز[۴]
تجھی سے تری حمد ہووے ادا … کہ محمود و حامد[۳] تو ہی ہے خدا
محامد[۵] مین تیری خدائے علیم … ازل[۶] اور ابد[۷] دونون ساعت[۸] ہین نیم

معانی کلمات

۱ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سجدے کی دعاؤن مین سے یہ دعا آئی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ كَذَا فِى الْمِشْكٰوةِ یعنی کبھی سجدے مین تعوذ اور حمد و ثنا اسطور پر ادا کرتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کے ساتھ غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت یعنی نجات تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے تیرے عذاب تیرے سے تجھپر تیری تعریف نہین گن سکتا یعنی تیری حمد و ثنا بیان کرنے کی مجھکو طاقت نہین ہے تو ویسا ہی ہے جیسا کہ اپنی ذات پر خود تو نے تعریف کی ۱۲

۲ محمدت اچھی تعریف اور نیک خصلت ۱۲ ۳ حامد مین کما حقہ حمد مراد ہے ۱۲ ۴ خانہ ساز کے معنی گھر کی بنائی ہوئی

۵ محامد تعریفین اور نیک خصلتین یہ جمع محمدت کی ہے ۱۲ ۶ ازل یعنی ہمیشگی اور زمانہ کہ جسکی ابتدا نہو ۱۲

۷ ابد ہمیشہ اور وہ زمانہ کہ جسکی نہایت نہو ۱۲

۸ ساعت لغت مین تھوڑے زمانہ کو کہتے ہین اور عرف مین ساعت گھڑی کو بھی کہتے ہین جسکی چوبیس ۲۴ منٹ ہوئے۔ نیم ساعت آدھی گھڑی ۱۲

پہلا باب خطبہ کے بیان مین جو حمد و نعت اور مضامین مقدمہ و تمہید کو مشتمل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ

بعد ازین بندہ ضعیف مسکین سراپا قصور الفقیر الراجی الیٰ رحمۃ اللہ الغفور محمد واحد نور اَحْسَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ وَاِلٰى وَالِدَيْهِ کہتا ہو کہ مین خالص دل سے اعتقاد رکھتا ہون اور سچّی زبان سے اقرار کرتا ہون کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہین وہ اپنی ذات و صفات مین یکتا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - اور اپنے اس ایمان پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو گواہ کرتا ہون - اور جو فرشتے اور آدمی اور جن حاضر ہین اون سبکو گواہ کرتا ہون اور حق تعالیٰ سے ثبات ایمان کی دعا مانگتا ہون -

معانی کلمات

لغة ترجمہ - پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے پاک ہے اللہ بڑا - بخشش مانگتا ہون اللہ بزرگ سے لغة اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے لغة یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ نبی ہین بقدر گنتی اون لوگون کی کہ درود بھیجتے ہین اونپر مخلوق تیری مین سے اور رحمت کاملہ نازل فرما حضرت محمدؐ پر جو نبی برحق ہین جیسے کہ لایق ہے ہمکو کہ رحمت بھیجین اونپر اور درود کامل نازل فرما حضرت محمد علیہ السلام پر جیسا کہ حکم کیا تو نے ہمکو یہ کہ درود بھیجین ہم اونپر ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

کَذَا فِی الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ یا اللہ بتحقیق مین مانگتا ہون تجھسے وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہے اور وہ نعمت کہ فنا نہو یعنی نعمت بہشت کی کہ وہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت اپنے نبی کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اعلے درجے بہشت مین جسکا نام جنت الخلد ہے یعنی اس اعلے درجے جنت مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت مین اونکی خدمت گاری اور غلامی مجھکو نصیب ہو آمین آمین آمین یا رب العلمین ؏

عطا کر رفاقت رسول کریم	کہ خدمت مین اونکی رہون مستقیم
غلامی مین اونکی وہان مین رہون	بصد شوق دل اونکا خادم ہون

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا یَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّیْ هٰذَا الْکِتَابَ وَاَنْ تَجْعَلَهٗ ذَرِیْعَةً لِّنَجَاتِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ وَاَنْ تَنْفَعَ بِهٖ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۞ وَاَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

اس سے پہلے ایک منظوم مناجات جو حمد و نعت کو شتمل تھی مین عاجز لکھہ چکا تھا چونکہ اوسکی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کی تھی تو یہ مناسب معلوم ہوا کہ پہلے اسکے بزرگی اور فائدے لکھدے جائین تاکہ جو لوگ ناواقف ہین اوسسے واقف ہوکر اوسکو عمل مین لائین اور ثواب پائین چنانچہ اسی خیال سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل اور فائدے تفسیرون اور

معانی کلمات

۱ جس طرح آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلایق کو وصول الی اللہ کا طریقہ اور راہ بتائی اسے طرح اپنی رحمت وشفقت سے امت کو ثبات ایمان اور جنت مین اپنی رفاقت کیواسطے دعا تعلیم فرمائی ۲ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین ثلث مرات (ترجمہ) اور کہتے یعنی کہیں کو آنحضرت علیہم الصلوٰۃ والسلام آمین تین مرتبہ۔ کذا فی الحصن الحصین

معتبر کتابون سے سلیس اور آسان عبارت مین لکھدئے اور ہر ایک فضیلت اور فائدے کے لئے جدا جدا باب قایم کردیا جس سے ہر ایک فائدہ دوسرے فائدے سے خوب ممتاز ہوگیا اور اسکے بعد نفس ایمان اور تکمیل ایمان کا بیان ہی پھر خاصکر جو خطبے مین تسبیح وتحمید اور درود ہے انکے جدا جدا فضائل اور پھر بعض سورتون اور آیات قرآنیہ اور کلمات ودعائین جو صحیح حدیثون سے ثابت ہین جنکے پڑھنے مین بہت آسانی اور سہولت ہی اور اللہ تعالی کے نزدیک اونکی بڑی قدر ومنزلت ہی اور اونکے پڑھنے سے بڑے بڑے فائدے اور مرتبے دنیا اور آخرت مین حاصل ہوتے ہین اونکا بیان ہے پھر عرض مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات ہی پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور معجزات پسندیدہ کا بیان ہی وہ بیان کہ جو باعث نشاط[۵] دل وجان اور تازگی دین وایمان ہے

پڑہین یاسین اسکو سب مومنین   کرین نفع حاصل سبھی مسلمین

واللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مقدمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی نے انسان کو دنیا مین کھیل تماشون اور غفلت کیواسطے نہیں پیدا کیا بلکہ اوسکو خالص اپنی پہچان اور عبادت اور آخرت کیواسطے پیدا کیا ہی اسی واسطے اوسکو دولت عمر عطا فرماکر دنیا مین بھیجا اور ہزارون قسم کی نعمتون سے اوسکو سرفراز فرماکر اپنی بندگی کا حکم فرمایا اور نافرمانی سے ڈرایا اور عمر انسان کی ایک عجیب گوہر لطیف ہی اور ایک چیز ہی نہایت نفیس

۵ نشاط نون کے زبر کے ساتھ خوشی اور شادمانی ۱۲ غیاث اللغات ۔

کہ اُسکے سبب سی کمالات دینی اور دنیاوی حاصل ہوتے ہین اور یہی عمر اوسکی زر نقد اور راس المال اور پونجی کی مانند ہے اسے کہ باعث اوسکو دنیا اور آخرت کے فائدے ملتے ہین مگر چونکہ آدمی کو یہ دولت محظوظے مفت مل گئی ہے تو بیشتر لوگ اپنی عمر عزیز کی قدر و منزلت نہین کرتے ہین اور اُسکو غنیمت نہین سمجھتے کہ اوسکو دنیا کی خسیس اور رذیل چیزون کے عوض مین دیتے ہین بلکہ اوسکو گناہون مین صرف کرتے ہین اور خوش رہتے ہین آخر سعادت آخرت سے محروم رہتے ہین اور کچھ افسوس نہین کرتے تو عمر کی خوبی اور اصل نعمت ہونے مین کچھ کلام نہین ہان اوسمین عیب ہے تو اتنا ہی ہے کہ وہ دمبدم رو رو اردی پر ہے اور خود بخود کم ہوتی جاتی ہے اور ہر دم اپنے صاحب کو پیام رخصت دیتی ہے اسیواسطے حق تعالی نے زندگانی دنیا کو متاع غرور فرمایا اور بندون کو اوسکے دہوکے سے مطلع فرمایا۔ پس اگر اس عمر ناپائدار اور فانی کے بدلے کوئی چیز عمدہ اور پائدار خریدلی یعنی اپنی عمر اگر اعتقاد حقہ اور اعمال صالحہ اور احوال نیک حاصل کرنے مین صرف کی تو ایک عمر ابدی اور لذت سرمدی حاصل کی اور قرب الٰہی پایا اور اگر وہی عمر گناہون اور شہوتون فانی کے شغلون مین گذری جو حق تعالی کی درگاہ سے دور کرنے والے ہین تو بڑا نقصان اور ٹوٹا کہایا تو بندون مین بڑا عقلمند اور فرمان بردار وہی بندہ ہے کہ جب اوسنے زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا اور اوسنے اُسکے معنے دل سے سچ جانے اور اوسکا دل اون معنون پر ایسا ٹھہر گیا کہ بال برابر بھی اوسمین شک اور شبہہ نہو اگرچہ اسقدر اصل مسلمانی کو کافی ہے مگر مسلمانون مین بہتر اور پکا مسلمان وہی ہے جو اس کلمہ طیبہ کا حق ادا کرے اور کمال ایمان کا مرتبہ حاصل کرے اور وہ حق ادا کرنا یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کی عظمت اور ہیبت و وحدانیت کے ساتھ دلمین رکہے اور اوسیکو اپنا معبود اور مقصود اور محبوب جانے اور کسی کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ جانے اور بغیر توقع ثواب اور خوف عذاب کے خالصًا اوسی رب العزت کی عبادت کرے اور نہایت دل کی خوشی سے اُسکے جملہ احکام کی فرمان برداری کرے اور خداوند سبحانہ کی نوازشون اور احسانون کو یاد کرتا رہے اور پھر باوجود حق تعالی کے بے انتہا احسانون کے اپنی ناشکری اور غفلت اور گناہون

پر نادم ہو کر جناب باری تعالےٰ میں آہ و زاری توبہ کرتا ہے اور ہر وقت ہر کام مین حق تعالیٰ کی رضامندی کا لحاظ رکھے اور جب نام مبارک حق تعالیٰ کا سنے تو بڑی تعظیم کے ساتھ جل جلالہ کہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشرف المخلوقات اور جمیع انبیاء علیہم السلام کا خاتم جانے اور آپکی علو شان اس سے پہچانے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی اولوالعزم ہین وہ قرب قیامت مین آسمان سے اُترنے کے بعد آپ ہی کے دین کی اطاعت کرینگے اور آپکی اقتدا کو خداوند سبحانہ کی رضامندی کا وسیلہ جانینگے تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ آپکے طریقہ کو سب طریقون سے بہتر سمجھے اور ہدایت کو اسی مین منحصر جانے اور آپ ہی کی سنت کی پیروی کرے اور فلاح دارین اسی مین سمجھے اور بدعتون سے جو خواہشات نفسانی ہین اون سے پرہیز کرے اور آپ کی ساتھ بڑا اخلاص و محبت برتے کہ اونکو اپنے ماں باپ اور اولاد اور اپنی جان اور تمام لوگون سے زیادہ محبوب رکھے اور جب آپکا نام شریف لے یا سنے تو فوراً محبت سے درود پڑھے اونکے احسانون کا حق ادا کرے اُنکے جمیع انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ ساری مخلوقات سے بڑھکر جانے اور اُنکے صفات مخصوصہ ہین مثلاً وحی اور معصومیت وغیرہ مین کسی دوسرے انسان کو شریک نکرے اُنکے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہین جنمین گناہ کا مادہ ہی نہین رکھا گیا وہ طبعاً گناہ اور نافرمانی سے معصوم اور پاک ہین وہ ہر دم حق تعالیٰ کے ذکر و عبادت مین مشغول رہتے ہین اور حق تعالیٰ کیطرف سے جو جو خدمتین اونکو ملی ہین اونکے بجالانے مین وہ سر مو فرق نہین کرتے اور فرشتے تمام مومنین بندون کے بڑے خیرخواہ ہین اونکے واسطے حق تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہین اور توبہ کرنے والون کیواسطے دعائے مغفرت اور دوزخ کے عذاب سے نجات کی دعا کرتے ہین۔ تو چاہیے کہ سب انبیاء عظام اور ملائکہ کرام علیہم السلام سے تعظیم کے ساتھ سچا اعتقاد رکھے اور جب اونکا ذکر آئے تو سلام کے ساتھ اونکو یاد کرے اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت اور ازواج و آل و اصحاب سے بہت سا خلوص اور محبت رکھے اور جب اونمین سے کسی کا نام سنے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے بعد حضرت انبیاء علیہم

اسلام کے صحابہ کرام کا مرتبہ ہے جو تعلیم یافتہ اور جان نثار رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہیں خصوصاً خلفاء اربعہ جو ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں اور کوئی کلمہ خلاف تعظیم کسی صحابی کے شان میں نہ خود بولے اور نہ کسی دوسرے سے سنے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور کسی مسلمان اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہے اور نہ اوس پر لعنت کرے کہ یہ بہت بڑا گناہ اور اسکا بڑا وبال ہے اور خلق خدا کو نصیحت کرتا رہے اور سب مسلمانوں کا خیر خواہ رہے اور جماعت امت سے موافقت کرتا رہے اونکی موافقت سے قدم بھر بھی پاؤں نہ اوٹھائے اور اپنے سب کاموں پر شریعت کے احکام کو مقدم رکھے اور لقمہ حرام و مشتبہ سے پرہیز کرے اور اپنے کسی نیک عمل پر بھروسا نکرے بلکہ محض حضرت حق سبحانہ کے فضل و رحمت کا امیدوار رہے اور جو کام کرے عقل کے مشورے سے کرے بغیر صلاح عقل کے کسی کام کا قصد نکرے بشرطیکہ اپنی عقل کو تابعدار اور خادم شرع شریف کا کرے تاکہ عقل کتاب و سنت کی نور سے روشن ہو کر انبیا علیہم السلام کے طریقے پر چلائے نیک کو نیک اور بد کو بد سمجھائے۔

نظم

جو ایمان سے بندہ ہو بہرہ ور
اطاعت کرے حق کی شام سحر

ادائے حقوق الٰہی کرے
عذاب الٰہی سے ڈرتا رہے

محبوں سے حق کے محبت کرے
عدوؤں سے حق کے عداوت کرے

خصوصاً جو ہیں سرور کائنات
جناب محمد علیہ الصلوٰۃ

بجالا کے شرط غلامی تمام
محبت رکھے دل میں اونکی مدام

اطاعت بھی اونکی کرے صبح و شام
کہ تا دونوں عالم میں ہو شاد کام

رہے یاد حق میں وہ صبح و مسا
اسی میں بقا ہو اسی میں فنا

ہو مشغول اپنے وہ جس کام میں
کرے فکر آغاز و انجام میں

خطاؤں پہ اپنے وہ نادم رہے
جناب الٰہی میں توبہ کرے

وہ تقدیر پر حق کے راضی رہے
مقدر کا اپنے نہ شکوہ کرے

کسی پر نہ ظاہر کرے اپنا دکھ
سوا حق کے مانگے کسی سے نہ کچھ
وہ دنیا میں یون دن گذارا کرے
سرائے مین جیسے مسافر رہے
نہ دنیا کی خاطر پھرے دربدر
رکھے اہل دنیا کے در پر نہ سر
کسی کی نہ تعریف منہ پر کرے
خوشامد لجاجت سے بچتا رہے
اگر کام دینی ہو یا دنیوی
حوالے کرے کام حق کے سبھی
جو مطلب بر آئے نہ تدبیر سے
تو راضی رہے حق کی تقدیر سے
بگڑ جائے جو کام تقدیر سے
خدا کی اوسے مصلحت جان لے
کہ حکم خدا سے یہ صادر ہوا
یہی کام ہے میرے حق مین بھلا
بھلائی وہی ہے بھلائی تمام
جو تجویز فرمائے رب انام
رہے گرچہ تن سے وہ دنیا کے ساتھ
مگر جان دل سے ہو مولا کے ساتھ
جدا یاد حق سے نہو واحدا
ہمیشہ کیا کر تو ذکر خدا
سراسر ہے حکم شریعت یہی
ہے بالکل اصول طریقت یہی

تمہید الکتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کے حق مین اعلیٰ ترین مقامات ہے اور تمام علوم دینیہ اور احکام شرعیہ اسی محبت کا ذریعہ اور واسطہ ہین بشرطیکہ بندے کے احوال مین تغیر نہ آئے دنیا کو اپنا مقصود نہ ٹھرائے بلکہ دین کے سب مقامات حاصل کرنے سے یہی مقصود ہو کہ حق تعالیٰ کی محبت بندے کے دل پر ایسی غالب ہو جائے کہ اوسے بالکل گھیر لے یعنی سوائے حق تعالیٰ کے اپنے دلکو سب طرف سے پھیر لے اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہو تو بہ نسبت اور چیزون کے حق تعالیٰ کی محبت زیادہ تر ہو تاکہ بندہ اپنی سعادت کو پہونچے اور

کمال ایمان کا مرتبہ حاصل کرے مگر چونکہ بندے درگاہ قدس کے طریقون اور راہون سے ناواقف تھے تو حق تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے حضرات انبیاء علیہم السلام کو بہیجا اور کتابین نازل فرماکر اپنی طرف وصول کے طریقے بتائے اور اوسکے آداب سمجہائے بالخصوص ایک بڑی ذی شان کتاب جو تمام کتب آسمانی کے اسرار کو مشتمل تہی اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نازل فرمائی جس سے بندون کو اپنے قرب کی نہایت سیدہی اور آسان راہ بتائی کسی مقام پر کسی کام کا صراحتہً حکم فرمایا اور کہین کسی عمل کو اشارۃً ارشاد فرمایا چنانچہ اوسی کتاب کریم کے شروع سے کس خوبی اور خوش اسلوبی سے حق تعالیٰ نے بندون کو راہ بتائی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اوسکی ابتدا فرمائی تاکہ بندے اپنے کامون مین جناب رب العلمین کے اسم ذات و صفت رحمت سے استعانت حاصل کرین اور اپنی عقل و دانش اور عمل پر اعتماد نکرین کیونکہ وجود ہر چیز مین اسم ذات رب العلمین کا جلوہ گر ہے اور ہر چیز کا وجود اور اوسکی بقا اوس تعالےٰ کی صفت رحمت سے بہرہ ور ہے اگر وجود اور بقائے اشیاء مین اسم ذات اور صفت رحمت کا فیضان نہوتا تو کوئی شئے عدم سے نکل کر نہ ہستی مین آتی نہ باقی رہتی اسی طرح ہر کام دنیوی ہووے یا اُخروی اُوس کام کے اسباب کی فراہمی مع بقا اور حصول ثمرات کے یہ جملہ امور مقتضے اور فیضان اسم الٰہی اور صفت رحمٰن و رحیم کا ہی یہ سہارا اوسی ذات وحدہٗ لاشریک کی شان کریمی کا ہی اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنی درگاہ عالی اور فیضان غیبی کیطرف بندون کو راہ بتائی یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونکو تعلیم فرمائی تاکہ اپنے جملہ کام اس سے شروع کرتے رہین اور ان تین اسمون کی مدد سے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مین ہین فیض ربانی حاصل کرتے رہین اور چونکہ حضرت رب العلمین کا معاملہ خلایق کے ساتھ ہمیشہ سے سراسر احسان و بخشش کا رہا ہی تو از انجملہ یہ بھی ایک حسن معاملہ ہی کہ بندون کو از رہ لطف و احسان اس طور پہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو تعلیم فرمایا کہ جس صورت مین احتمال ضرر تہا اُس سے اونکو بچایا یعنی بسم اللہ سے پہلے جو صیغہ امر کا قولوا تہا اُسکو مضمر کیا یعنی چہپا دیا اور اوسکی جگہ

ایک عجیب رحمت آمیز نکتہ رکہا جسکا بیان یہ ہے کہ بسم اللہ مین تقدیر عبارت کی یون تھی قُولُوا بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی کہو تم بسم اللہ الرحمن الرحیم تو اس قُولُوا کو پوشیدہ کر دیا عبارت مین اس کو ذکر نکیا اگر قُولُوا کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے کا حکم صریح فرماتے اور بندے تعمیل حکم اور حکم برداری مین قصور کرتے تو سزاوار عتاب کے ہوتے اسواسطے حق تعالی نے بنظر رحمت اونکو بطریق تلقین اور بغیر حکم صریح کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑہنے کا حکم فرمایا تاکہ بحکم بندگی اسپر عمل کرین اور اپنی سعادت حاصل کرین اور اس مقام پر ایک نکتہ دوسرا اور بہی ہے وہ یہ کہ جیسے طرح بسم اللہ سے پہلے قُولُوا مضمر ہوا اسی طرح اسکے اول مین آبدءُ مقدر ہے تو حق تعالی کا فرمان بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے معنے ہین آبدءُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بڑے مہربان نہایت رحم والے کے پس حق تعالی نے بندون پر آسانی اور سہولت کے واسطے اپنے قول آبدءُ کو بسم اللہ سے جدا کر دیا اور فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ذکر کر دیا سبحان اللہ وبحمدہ حضرت حق سبحانہ کس کس حسن اہتمام سے بندون کو اپنی یاد کی طرف بلاتے ہین اور کیا کیا اونکی رعایتین فرماتے ہین ہر طرح بندون کو اپنی رحمت مین داخل کرنا منظور ہے یہ سب كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ کا ظہور ہے یعنی تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے۔

نظم

ذرا غور دل مین کرین مومنین — بہلا کچھ تو شرمائین ہم مسلمین
کسی جا پہ قُولُوا کو مضمر کیا — کہین آبدءُ کو مقدر کیا
ہماری ہی خاطر یہ سب کچھ کیا — نہین شرم آتی ہمین حسرتا
عطا ہین ہزارون ہین انکے سوا — وہ لاکھون کرورون ہین بے انتہا
مگر حیف صد حیف یہ کیا ہوا — کبھی شکر نعمت نہ ہمنے کیا

اس مختصر بیان سے یہ بات خوب ظاہر ہو گی کہ عالم اور اجزائے عالم سب اپنے وجود اور بقا مین ہر دم اور ہر آن فیضان اسم ذات اور صفت رحمت خداوند سبحانہ کے محتاج ہین

اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم ذات اور صفت رحمت دونون کو شتمل ہی تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ تمسک پکڑنا اور شروع ہر کام مین باخلاص اسکو پڑہنا گویا حل مشکلات کیواسطے مفتاح رحمت ہاتھ مین لانا ہی مگر چونکہ بندے کو درگاہ حق تعالی سے کچھہ قدرت اور اختیار ملا ہے تو وہ یہ گمان کرتا ہی کہ کامون کا کرنا نکرنا میرے ہاتھ مین ہی یہ گمان اوسکا درست ہی اگر ایسا نہوتا تو وہ احکام شرعیہ کے ساتھ مکلف کیسے ہوتا لیکن چونکہ اوسکی نگاہ کم اور کوتاہ تھی اس وجہ سے اوسنے خطا کی کہ اپنے اختیار کو اوسنے مستقل اور اصل ٹھرایا بڑا دہوکا کہایا ہو اُسنے اپنے ارادے اور اختیار کو مسخر اور فرمان بردار قبضۂ قدرت حق تعالی کا نہ سمجھا اور جناب احدیت کے بہید سے غافل رہا ؎

جو وحدت سے کثرت مین آکر پڑا خودی سے ہوا وہ پریشان خیال		گیا بھول رستہ وہ توحید کا نہ سمجھا وہ اپنا زوال و کمال	

اور یہ ظاہر ہے کہ جو بندے کی ذات نے قوام اور وجود دوسری جگہ سے پایا ہی تو اُسکا اختیار اپنی ذات سے کیسے ہو سکتا ہی کیونکہ صفت کا مرتبہ موصوف سے کمتر ہوتا ہی تو بندے کیواسطے عمل کے لئے وجود اختیار کافی ہی نہ یہ کہ اختیار بھی اپنے ہاتھ مین ہو۔ بندے کو چاہئے کہ اسیقدر پہ اکتفا کرے یہ مسئلہ تقدیری ہے اس حد سے آگے نہ بڑہے پس جس شخص کے کامون کا مدار فقط اپنی تدبیرون اور اپنے حیلون پر ہوگا اور تائید غیبی سے بے پروا ہوگا تو وہ اپنے جملہ امور کاروبار وغیرہ خورونوش مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے سے غفلت کریگا اور اوسکے انوار و برکات سے محروم رہیگا۔ ہان جس شخص کے نام حضرت ربوبیت سے سعادت کا حکم ہو چکا ہی اور وہ عجز بشریت کی قدر جناب احدیت کے بہید سے واقف ہوا تو وہ اپنی قدرت اور اختیار پر بہروسا نہین کرتا ہے بلکہ قادر حقیقی کی اعانت پر اکتفا کرتا ہے البتہ ایسا شخص اپنے ہر کام دنیوی اور آخری مین رجوع الی اللہ ہوکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑہیگا تنہا زبان سے نہین بلکہ جان سے اوسکا حق ادا کریگا نظم ؎

وہ اللہ رحمٰن ہے اور رحیم — خداوند عالم ہے رب کریم
سنین گوش جان سے سبھی انس و جان — کرین نام کو اوسکے تعویذ جان
وہ یعنی پڑہین دل سے اوسکو تمام — کرین یاد حق کو بصد احترام
وہ اسم گرامی ہے نام خدا — کہ ہین جس سے قایم یہ ارض و سما
اوسی سے ہے روشن یہ ملک جہان — مکین و مکان و زمین و زمان
اوسیکے ہین جلوے شمس و قمر — پڑے پھر رہے ہین جو شام و سحر
اوسی نام سے ہم ہوئے محترم — اوسی سے ہین آباد دیر و حرم
بہلا اسم کی جس کی یہ شان ہو — اسی سے مسمے کو پہچان لو
رہے شان اعلا رب العباد — کرے له فاذکرونی سے وہ ہم کو یاد
پڑہو فاذکرونی کرو اوسکو یاد — جو اذکرکم پہ پہونچو کرو دل کو شاد
کرین یاد اوسوقت کو ہم ذرا — عدم مین پڑے سے تھے جو بے دست و پا
نہ ہم تھے تقاضا ہمارا نہ تھا — کسی بات کا ہم مین یارا نہ تھا
نہ طاقت تھی اسکی کہین اے خدا — ہمین شکل و صورت ہو ایسی عطا
عدم سے اوٹھا اوسنے ہم کو لیا — دیا تخت ہستی پہ ہم کو بٹھا
دیا جسم و جان عقل و دانش شعور — دیا رزق پاکیزہ آب طہور
اسی نے عطا ہم کو سب کچھ کیا — کہ بے مانگے سب کچھ اسی نے دیا
جو کچھ جسنے مانگا عطا کر دیا — کوئی اوسکے در سے نہ خالی پھرا
وہ رزاق عالم ہے رب معین — اوسی پر بھروسا کرین مومنین

ترجمہ

له قال اللہ تبارک و تعالی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ فرمایا اللہ بڑی برکت والے اور برتر نے پس یاد کرو تم مجھکو یعنی عبادت کے ساتھ یاد کرونگا مین تمکو یعنی مغفرت کے ساتھ ۱۲

غلام او سکے ہو کے ہم بدگہر گئے روز میثاق[۱] کو بھول ہم زمین پر پھرے ڈہونڈہو رزق تم نہیں نحن[۳] نرزقک سے گر ہے خبر	پہرین کاسہ حرص لے دربدر کیا نفس و شیطان نے بیستم گئے بہول تم فی السماء رزقکم[۲] تو کیون فکر روزی ہے شام و سحر

معانی کلمات

[۱] روز میثاق سے مراد وہ وقت ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اونکی اولاد اور اوسکے اونکی اولاد نکالی اور سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار کر دیا سب نے اقرار کیا پھر پشت مین داخل کیا سکی خبر حق تعالی نے قرآن مجید مین دی ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ آخر آیت تک۔ اور یہ عہد و اقرار آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد اور جنت مین داخل ہونے سے پہلے ہوا اوس میدان مین جو بہشت کے دروازے پر ہے جسکی چوڑائی تیس ہزار برس کے برابر ہے۔ کذا فی المدارک۔ اللہ تعالی نے سب کو حیات اور عقل و گویائی عطا فرمائی پھر اپنا رب ہونا اونپر پیش کیا تمام بنی آدم نے حق تعالی کے رب ہونے کو مانا اُسکا اقرار کیا اور اسکے بعد اپنے اقرار پر خود گواہ ہوے یا فرشتے گواہ ہو گئے۔ کذا فی التفسیر الکبیر۔ پھر دنیا مین آکر گو وہ اقرار یاد نرہا مگر اوسکا نشان ہر دل مین باقی ہے ہر فرد بشر خوب جانتا ہے کہ میرا پیدا کرنے والا اور پالنے والا خداے تعالی ہے مگر دل کو اسپر ثابت نہین رکھتا اور نہ حق تعالے کی یاد دلانے پر عمل کرتا ہے اس قصور مین اوسپر الزام ثابت ہوا ۱۲ منہ۔

[۲] قال اللہ تبارک وتعالی یعنی فرمایا اللہ بڑی برکت والے اور برتر نے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (ترجمہ) اور آسمان مین تم سب کا رزق ہے اور وہ چیز آسمان مین ہے جسکا تمسے وعدہ کیا جاتا ہے۔

[۳] قولہ تعالی لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (ترجمہ) ہم تمسے روزی نہیں مانگتے روزی ہم تمہین دیتے ہین اور انجام کی خوبی پرہیزگاری کے سبب سے ہوتی ہے۔

نہ اسباب دنیا پہ رکھو نظر
نہ دنیا کی خاطر پھرو دربدر
فَفِرُّوْا[1] اِلَی اللہِ فرمانِ حق
کرو قُلْ تَعَالَوْا[2] کو بھی دل سے یاد
توکل ہمیشہ خدا پر کرو
کرے[3] جس پہ رحمت وہ ربِّ جہان
جو روکے تو کھولے نہ کوئی کبھی
وہ خالق ہمارا قوی متین
کہاں جائیں ہم اُسکے در کے سوا
تبتّل[4] کے معنی کو سمجھیں ذرا
زبان پہ ہمیشہ رہے حق کا نام

مگر اوسقدر حکم ہے جسقدر
خدا کو کرو یاد شام و سحر
اسی کا پڑھو تم ہمیشہ سبق
مُوَحِّد بنو ہے یہ میری مراد
یہ حکم خدا ہے سنو مومنو
کوئی اوسکو روکے یہ ممکن کہاں
رہیں جن و انسان عاجز سبھی
مرے جیتے وہ ہی ہمارا معین
کہ کوئی سہارا نہیں دوسرا
کریں قطع اوروں سے اُسکے سوا
پڑھیں دل سے ہم آیت[5] اِعتصام

معانی کلمات

[1] قولہ تعالیٰ فَفِرُّوْا اِلَی اللہِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۔ حضرت حق سبحانہ کا یہ خطاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہے یعنی اے نبی تم کہو کہ اے لوگون تم اللہ کیطرف رجوع کرو بیشک مین تمہارے لئے اللہ کیطرف سے ایک صریح ڈرانے والا ہون [2] قولہ تعالیٰ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا یعنی اے نبی انسے کہدو کہ آؤ جو چیزین تمہارے پروردگار نے تمپر حرام کی ہین مین تمہین پڑھکے سنادون یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ سمجھو۔ [3] قولہ تعالیٰ مَا یَفْتَحِ اللہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (ترجمہ) جو کچھ اللہ لوگونکے لئے اپنی رحمت سے کھولدے تو کوئی اوسکا روکنے والا نہین اور جو وہ روک لے تو کوئی اوسکے بعد اوسکا جاری کرنے والا نہین اور غالب حکمت والا ہے [4] تبتل سے اس آیہ کریمہ کیطرف اشارہ ہے وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ترجمہ اور تم اپنے پروردگار کا نام یاد کرو اور منقطع ہو جاؤ اوسکی طرف یعنی اوسکے سوا کسی کیطرف توجہ نہ ہو [5] آیت اعتصام سے اس آیہ کریمہ کیطرف اشارہ ہے وَاعْتَصِمُوْا بِاللہِ هُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۔

سمجھ لے تو واحد نہو تنگ دل	تو ذکر خدا کر نہو سنگ دل
کہو دل سے اللہ اللہ بس	کہ اللہ بس اور باقی ہوس
ادب سے ذرا کھول اپنی زبان	کر اسمائے حق[ف] کے فضائل بیان

دوسرا باب اسمین بیان ہی کہ جسنے ایکمرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہا اسکو ایکسو نوے [۱۹۰] نیکیان ملین

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ایک آیت ہی آیات قرآنیہ سے اور حدیث شریف مین آیا ہی جسکو ترمذی نے نقل کیا ہی کہ جو کوئی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مجید سے پڑہے تو اوسکے لئے نیکی ہی اور وہ ایک نیکی برابر دس نیکیون کے ہی تو ہر حرف کے مقابلہ مین دس نیکیان ہوئین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اونیس حرف ہین تو اس حساب سی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ایکبار پڑہنے سے ایک سو نوے نیکیان پڑہنے والے کو حاصل ہون اور اگر اوسنے دو مرتبہ اوسکو پڑہا تو اوسکے نام تین سو اسی [۳۸۰] نیکیان لکھی جائینگی وعلی ہذا القیاس جسقدر چاہے پڑہے اور ہر بار مین ایک سو نوے [۱۹۰] نیکیان اپنے نامہ اعمال مین جمع کرے اور آخرت مین ثواب عظیم حاصل کرے۔

نظم

یہ انعام واکرام وفیضان ہے	خدا کا بڑا ہم پہ احسان ہے
کہ اک حرف کے بدلے دس نیکیان	عطا ہم کو فرمائے رب جہان
اور اسکے سوا ہے جو اصلاح کار	وہ احسان دیگر ہے پروردگار
وہ یعنی درستی ہے ہر کام کی	بڑی خیر جس مین ہے انجام کی

تیسرا باب اس بیان مین کہ جسنے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر وضو کیا تو اوسکا تمام بدن پاک ہوگیا

ف۔ اسمائے حق سے بسم اللہ الرحمن الرحیم مراد ہی اسواسطے کہ اسمین اللہ تعالی کے اسمائے حسنی سے تین اسم یعنی اللہ اور رحمن اور رحیم موجود ہین ۔

ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جسنے وضو کیا اور ذکر کیا نام اللہ تعالیٰ کا یعنی اوسنے اپنے وضو کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا تو بسم اللہ کی برکت سے یہ وضو اوسکے تمام بدن کو پاک کر دیگا اور اگر بغیر بسم اللہ کو پڑھے اوسنے کرلیا تو وضو کے اعضا قدر پاک ہونگے۔ پاکی سے گناہون کی پاکی مراد ہے ذکر کیا اسکو مرقات مین جو مشکوٰۃ شریف کی شرح ہے ۱۲ ف یعنی جیسے نجاست ظاہری سے بدن ناپاک ہو جاتا ہے اسی طرح گناہ بھی نجاست ہے اس نجاست سے بھی بدن آلودہ ہو جاتا ہے تو جب بندے نے عبادت کی نیت سے وضو کیا تو اس حسن نیت اوسکے وضو کے اعضا جو گنہگار ہوئے تھے معاف ہو گئے اب مزید بران یہ کہ اُسنے وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بھی پڑھا کہ یہ عین عبادت ہے اسکے خیر و برکت سے اوسکا تمام بدن جو گناہون کی نجاست سے ناپاک ہو رہا تھا پاک ہو گیا۔ نکتہ جبکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین یہ خیر و برکت اور اوسکا یہ فیضان ہے کہ اوسکو ایک بار پڑھ لینے تمام بدن پاک ہو جائے تو جو شخص اخلاص و محبت کے ساتھ اوسکو کثرت سے پڑھے اور اوسکی محافظت کرے تو کفر و بدعت اور دنیا کی محبت اور گناہون کی لذت کہ یہ صفات ذمیمہ دل کے حق مین گناہ اعضاء ظاہری سے زیادہ نجس ہین لنسے اوسکا دل کیونکر پاک صاف نہوگا قال اللہ تبارک و تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو ۔

چوتھا باب اسمین بیان ہے وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا کہ وہ سنت موکدہ ہے اور اُس دعا کا بیان ہے جسکا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھنا مستحب ہے

جمہور کے نزدیک وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنی سنت موکدہ ہے اور ہدایہ مین مستحب لکھا ہے حنفی مذہب مین اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے مذہب مین وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنی فرض ہے پس ایسی برگزیدہ سنت سے ہرگز غفلت مناسب نہین کبھی اوسکو ترک نکرے اور

وضو کی بسم اللہ مین سلف سے یہ الفاظ منقول ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام
اور بعضون نے کہا ہی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھنا افضل ہی پھر بسم اللہ کے بعد یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۵
(ترجمہ) یا اللہ بخش میرے لئے گناہ میرے اور فراخی کر میرے لئے گھر میرے مین یعنی
دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دے میرے لئے رزق میرے مین یعنی رزق
دنیا کا ہو یا آخرت کا۔ یہ دعا نسائی کی روایت سے حصن حصین مین ہی

پانچوان باب اسمین چار وقتون مین بسم اللہ پڑھنے کا بیان ہے

(۱) وضو کے وقت (۲) اپنی عورت سے صحبت کے وقت (۳) سواری کے جانور پر سوار ہوتے وقت (۴) کشتی پر سوار ہونے وقت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اونسے فرمایا کہ اے
ابا ہریرہ جب تو وضو کرنے لگے تو بسم اللہ پڑھ پس اگر تو اپنی محافظت کرے یعنی وضو
کے وقت بسم اللہ کو ہمیشہ پڑھا کرے تو اس حال پر تو رہیگا کہ لکھی جائینگی تیرے واسطے
نیکیان یہانتک کہ تو وضو سے فارغ ہو اور جب تو اپنی عورت سی جماع کرے تو بسم اللہ
کہہ پس اگر تو اپنی اسپر محافظت کرے یعنی صحبت کی وقت بسم اللہ کے پڑھنے سی غفلت
نکرے تو لکھتے رہینگے تیرے واسطے نیکیان یہان تک کہ تو جنابت سی غسل کرے پس اگر
اس واقع سے کوئی فرزند یعنی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو تیرے واسطے بقدر شمار سانس اوس
فرزند کے نیکیان لکھی جائینگی اور پھر جب کبھی اوس فرزند کے اولاد ہو تو اون سب کے
سانسون کی شمار قدر تیرے واسطے نیکیان لکھی جائینگی یہانتک کہ اُن سب فرزندونکا
خاتمہ ہو جائے اور اونمین سے کوئی فرزند باقی نرہے۔ اور فرمایا اے ابا ہریرہ جب تو کبھی

سواری دابہ یعنی گھوڑی خچر وغیرہ پر سوار ہو تو کہے بسم اللہ والحمد للہ تو لکھی جاینگی تیرے واسطے نیکیان بقدر شمار ہر قدم اوس سواری کے۔ اور فرمایا جب تو کشتی پر سوار ہو تو کہے۔ بسم اللہ والحمد للہ تو تیرے واسطے نیکیان لکھی جاینگی یہانتک کہ تو اوس کشتی سے باہر آوے۔ اس روایت کو تفسیر کبیر مین بیان کیا ہے۔ **نکتہ** جب بسم اللہ والحمد للہ کی یہ عظمت اور بزرگی ہو کہ جو شخص بروقت سواری کے ایک بار اوسکو پڑہے تو جب تک سوار رہے اوسکے واسطے نیکیان لکھی جاتی ہین۔ بہلا جو شخص اخلاص قلبی سے ان کلمات کو اپنی مدت العمر مین التزام سے پڑہتا رہے تو حق تعالی کے فضل وکرم سے کیا بعید ہے کہ بعد مرنے کے جب تک وہ قبر مین رہے اوسپر رحمت نازل ہوتی رہے ؎

	اوسنے خود ہم کو کیا ہے شاد شاد		ہمکہے واللہ رؤف بالعباد ؎	

چھٹا باب اسمین ہے کپڑا اوتارتے وقت بسم اللہ پڑہنے کا بیان ہے

یعنی اسکی عظمت سے شیطان آدمی کی شرمگاہ کو نہین دیکھ سکتا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنی آدم اپنا کپڑا اوتارتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہ لیا کرین تو یہ پڑہنا جنکی آنکھون اور بنی آدم کی شرمگاہون مین پردہ ہو جائیگا۔ اس روایت کو بہی تفسیر کبیر مین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے اور حصن حصین مین بہ نقل ابن ابی شیبہ مذکور ہے۔ **نکتہ** جب بسم اللہ کا پڑہنا جن سرکش کی آنکھون پر پردہ ہو گیا اور اللہ تعالی نے اوسکی نظرون کی نحوست اور ذلت سے بندون کے ستر کو محفوظ رکہا تو جو شخص اوسکو محبت سے اپنے ورد مین رکہے خصوصاً موت کے وقت اوسکو پڑہتا ہے تو حق تعالی کی رحمت کاملہ سے کیا بعید ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑہنا درمیان اوسکے اور درمیان شیطان کے پردہ ہو جائے اور بندہ اوسکے شر سے محفوظ رہے اور ایمان سلامت لیجائے۔

آٹھواں باب بیچ شیطان کی دشمنی اور اوسکے مکر و فریب وغیرہ کا بیان ہے

صدق اللہ تعالیٰ اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

یعنی سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق شیطان آدمی کیواسطے صریح دشمن ہے۔ نظم

وہ راہِ ضلالت کہ جس کا امام — یہ شیطان ملعون ہے بد لجام
جو رکھتا ہے یہ لشکر بے شمار — کسی جا پیادے کسی جا سوار
غرور و تکبر سے یہ رو سیاہ — سمجھتا ہے اک آپ کو بادشاہ
لعین ڈھونڈھتا ہے یہ موقع محل — کہ انسان کے ایمان میں ڈالوں خلل
عداوت شب و روز رکھتا ہے یہ — خیال آتش افروز رکھتا ہے یہ
جہاں جاتا ہے یہ شریر ازل — تو بس دین میں ڈالتا ہے خلل
یہ لاتا ہے ہمراہ فوج گران — دلوں پہ یہ ہوتا ہے بس حکمران
ہر ایک بات اوسکی ہے آفت بھری — کہ رحمت بھی اوسکی ہے لعنت بھری
عداوت بھری ہے ہر ایک بات میں — رہا کرتا ہے روز و شب گھات میں
بڑا فن میں اپنے یہ اوستاد ہے — یہ ایمان کے حق میں جلاد ہے
مگر پاک بندوں سے ڈرتا ہے یہ — کب اونکے مقابل ٹھہرتا ہے یہ
ہوا ہوتا ہے نام حق سے پلید — کہ اوسکے لئے ہے یہ ضرب شدید
گریزندہ ہوتا ہے مانند تیر ✣ — کہ دن بدر کے جیسے بھاگا شریر ✣
فرشتوں کو دیکھا تو گھبرا گیا ✣ — یہی کہکے بھاگا کہ اِنِّیْ اَرٰی(۱) ✣

معانی کلمات

(۱) یہ ماجرا جنگ بدر کا ہے کہ شیطان سراقہ بن مالک جو بنی کنانہ کا سردار تھا اوسکی صورت بنکر قریش سے جا ملا اور کہنے لگا کہ آج دن کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور کہا میں تمہارا فریاد رس اور بچانے والا ہوں۔ غرض اوسنے اپنی مکر و فریب کی باتوں سے قریش کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کیواسطے آمادہ کر دیا۔ پھر جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مدد کیواسطے ملائکہ بھیجے پہلے تین ہزار پھر پانچ ہزار تو شیطان اونہیں دیکھکر گھبرا کے بھاگا اوسوقت اوسکا ہاتھ حارث بن ہشام کے ہاتھ میں تھا حارث بولا کہ اے سراقہ اس حال میں ہمیں چھوڑ کر بھاگتا ہے تو شیطان نے اوسکے سینے پر ہاتھ مارا اور بولا کہ میں بیزار ہوں تم سے ...

وہاں سے وہ بھاگا بحال تباہ ۔ نگاہوں میں اوسکے تھا عالم سیاہ
فرشتوں نے آکر جو حملہ کیا ۔ تو سب کافروں کو تباہ کر دیا
پڑا تفرقہ جسم میں ہر کہیں ۔ گرا تن کہیں خاک پر سر کہیں
ہوئے سیکڑوں غرق بحر ہلاک ۔ ہزاروں گرے خستہ بالائے خاک
ہزاروں جوانانِ سینہ سپر ۔ تڑپنے لگے ہر طرف خاک پر
جدائی ہوئی جسم میں جان میں ۔ گرے سر ہزاروں کے میدان میں
فرشتوں نے تلوار پر رکھ لیا ۔ پکاری اجل دیکھکر مرحبا
جو سردار نامی تھے پکڑے گئے ۔ حضوری میں حضرت کی لائے گئے
ہوئی فتح عالم کے سردار[۱] کی ۔ ملیں خاک میں لاشیں کفار کی
دمِ چند میں جماعہ اہل فساد ۔ ہوا ہو گئے صورتِ گرد باد
مطیعوں کو اپنے یہ ملعون جن[۲] ۔ ملامت کریگا قیامت کے دن
کہ پھر کیوں اطاعت میری تمنے کی ۔ عداوت میری تمپہ مخفی نہ تھی
محبت ہے اوسکی عداوت کے ساتھ ۔ اطاعت ہے اوسکی ملامت کے ساتھ
محبوں کی صورت بناتا ہے یہ ۔ عداوت کو دل میں چھپاتا ہے یہ
فریبی ہے مکار ہے بد شعار ۔ یہ دھوکے کی ٹٹی میں کھیلے شکار
نہ غافل رہو اوس سے واحد کبھی ۔ دعا کر خدا سے کہ ربِ غنی
ترے جود و الطاف ہیں بیشمار ۔ کرم مجھپہ کر میرے پروردگار
میں بندہ ہوں تیرا نہایت ضعیف ۔ ضعیفوں میں ہوں میں نہایت ضعیف
میں ہوں مثل مرغِ حریص اے خدا ۔ مجھے دام شیطان سے یا رب بچا

ترجمہ

۱ عالم کے سردار یعنی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲ ملعون جن یعنی شیطان علیہ اللعنۃ

مدد میری فرما تو رب معین
ہے شیطان میرا عدو مبین
وہ دشمن ہے پرفن الٰہی پناہ
میں بندہ ہوں تیرا تو میرا اِلٰہ
بد مکار گر ہے غوی مبین
تو مولی ہے میرا قوی متین
یہ شیطان رہتا ہے مجھسے ہو اتنا بعید
کہ ہے شرق سے غرب جتنا بعید
مجھے اسکے قبضے سے یارب بچا
مجھے اسکے پھندے سے یارب چھڑا
کبھی اسکا مجھپر نہ قابو چلے
مجھے ورغلانے سے حیران رہے
مددگار اوسکے پریشان رہیں
وہ مایوس میری طرف سے پھریں
مجھے خاص بندوں میں کرلے شمار
بڑا فضل تیرا ہے پروردگار
ترے جود و بخشش سے سبکا بھلا
ترے در کے محتاج شاہ و گدا
زمین آسمان میں ہیں جلوے ترے
سبھی بستے ہیں تیرے سائے تلے

نوان باب ہے بسم اللہ پڑھکر زہر آلودہ گوشت کھانے کا بیان ہے کہ بسم اللہ کی برکت سے زہر کا اثر نیست و نابود ہوگیا اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ظاہر ہوا اور صبح و شام کے وظیفہ کا بیان ہے

ایک یہودیہ حارث کی بیٹی جسکا نام زینب تھا اوسنے زہر آلودہ بکری کا گوشت عداوت سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا آپکو از راہ معجزہ معلوم ہوگیا کہ اس گوشت میں زہر ہے آپنے صحابہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرو اور کہاؤ پس موافق ارشاد کے صحابہ نے بسم اللہ پڑھکر کہایا اور اونکو کچھ ضرر نہوا[1] کذا فی الحصن الحصین ۰ ف چونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسرار الٰہی

معانی کلمات

[1] اور جن حدیثوں میں آیا ہے کہ اوس زہر آلودہ بکری میں سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوش فرمایا اور آپکو اوس سے ضرر ہوا اور اونکو کہانیسے بعض صحابہ کا انتقال بھی ہوگیا اون احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ معاملہ ذرا دیر پہلے کا ہوگا کہ اوسوقت تک آپکو

[2] اوس بکری کا زہر آلودہ ہونا معلوم نہوا تھا اوسکے بعد جب باعلام اللہ تعالیٰ آپکو اوسکا زہر آلودہ ہونا معلوم ہوا اوسوقت آپنے بسم اللہ کیساتھ اوسکے

مخزن تھے تو باعلام اللہ تعالیٰ آپ پر یہ بھید بھی روشن ہوگیا کہ بسم اللہ کا نفع زہر کے ضرر پر غالب ہے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تاثیر جلوہ گر ہوگی تو اسکے مقابل میں زہر کی تاثیر بالکل نیست ونابود ہو جائیگی چنانچہ یہ معاملہ صحابہ کے پیش نظر کردیا جیسا کہ مذکور ہوا اور دوسری روایت ہے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں کرتی زمین میں اور نہ آسمان میں اوس حدیث کے کلمات یہ ہیں جبکا پڑھنا ہر صبح اور شام کو تین تین مرتبہ آیا ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات - یعنی صبح یا شام کی ہمنے ساتھ نام اوس خدا کے کہ ضرر نہیں کرتی ہے اوسکے نام کے ذکر کرنے کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہر چیز کا ہے پڑھے اسکو تین بار یہ بیان حصن حصین میں ہے - اور مشکوٰۃ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھتا ہے تو اوس دن رات میں اوس کو بلائے ناگہانی نہیں پہونچتی ہے انتہیٰ

دسواں باب سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اونہوں نے امتحان کے طور پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر ایک طشت بھر زہر کھا لیا اور اونپر زہر کا کچھ اثر نہ ہوا

حضرت خالد ابن ولید سے بعض مجوس نے کہا کہ تم اسلام کا دعوےٰ کرتے ہو ہم کو بھی دین اسلام کے حق ہونے پر کوئی نشانی دکھاؤ تاکہ ہم بھی اسلام قبول کریں آپنے فرمایا اچھا میرے پاس زہر قاتل لاؤ پس ایک طشت زہر کا آپکے پاس حاضر کیا گیا پھر آپنے اوسکو اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور وہ تمام زہر آپنے کھا لیا اور بفضل اللہ تعالیٰ آپ صحیح وسالم کھڑے ہو گئے پس مجوس مانگیا اور کہا یہ دین حق ہے کذا فی التفسیر الکبیر ف چونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زہر آلودہ گوشت کے حق میں صحابہ کرام سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرو اور کھاؤ

تو اسی بنا پر خالد رضی اللہ عنہ نے بسبب اپنے کمال اعتقاد اور اعتماد فرمان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک طشت زہر قاتل کا کہا گئے اور اوس زہر کا کچھ اثر نہوا۔ اسیوجہ سے صحابہ کرام کا مرتبہ تمام امت سے بڑھکر ہے کہ اونکا آفتاب ایمان کمال کے درجے کو پہونچا تھا یہ پرتو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تھا۔

گیارھوان باب اسمین اوس ٹوپی کا بیان ہے جسکے اندر کی طرف بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا کاغذ تھا اوس ٹوپی کو سر پر رکھنے سے قیصر یعنی سلطان روم نے درد سر سے نجات پائی اور اسمین ایک دوسرے عمل کا بھی بیان ہے جو درد وغیرہ کا علاج ہے

قیصر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکہا کہ میرے سر پر درد رہتا ہی کسی وقت اوسکو سکون نہین ہوتا آپ کوئی دوا میرے واسطے روانہ فرمائین۔ پس حضرت عمرؓ نے قیصر کو ایک ٹوپی ارسال فرمائی جب تک وہ ٹوپی قیصر کے سر پر رہتی درد سر کو سکون رہتا اور آرام ہوتا اور جب وہ ٹوپی سر پر سے اوتاری جاتی تو درد سر پھر لوٹ آتا قیصر کو اس بات سے تعجب ہوا چاہا کہ اس بھید کو دریافت کرون غرض جب اوس ٹوپی کو ادھیڑا تو دیکھا کہ اوسکے اندر کاغذ ہی اوسمین لکہا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **کذا فی التفسیر الکبیر۔ ف۔** بسم اللہ کا پڑھنا ایک دوسرے طریق سے درد وغیرہ کے واسطے حدیث شریف مین بروایت مسلم آیا ہی یعنی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یون ارشاد فرمایا ہی کہ جو کوئی شکوہ کرے درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا اپنے بدن مین تو چاہیے کہ اپنا سیدھا ہاتھ درد کی جگہ رکھے اور تین بار بسم اللہ کہے اور ساتھ اسکے اس دعا کو پڑھے أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ یعنی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور اوسکی قدرت کے ساتھ برائی اوس چیز سے کہ پاتا ہون

اور ڈرتا ہون یعنی آئندہ کو اوسکی زیادتی کا خوف ہی ف ۲ عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتے ہین کہ مین شکوہ لیئے درد کا حضرت کے پاس لے گیا آپ نے مجھکو اسی عمل کا حکم فرمایا مین نے کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اچھا کر دیا کذا ذکرہ شیخ فخر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

بارھوان باب بیچ المرء مع من احب کا بیان ہی یعنی آدمی اوسکے ساتھ ہو جسکو اوسنے دوست رکھا اور یہ بات روایت ہذا سے اشارۃً جلوہ گر ہی

روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی انگوٹھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی اور فرمایا اُکْتُبْ فِیْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی لکھ اسمین لا الہ الا اللہ حضرت ابوبکرؓ نے موافق حکم کے وہ انگوٹھی نقاش کو دی اور کہا کہ اسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدے پس نقاش نے اوس انگوٹھی مین یہی نقش کر دیا پھر حضرت ابوبکر وہ انگوٹھی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے آئے آپنے جو اوس انگوٹھی کو ملاحظہ فرمایا تو اوسمین لکھا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق فرمایا اے ابابکر یہ زیادتی کیسی ہی یعنی مینے تو لا الہ الا اللہ کے لکھنے کا امر کیا تہا او پیر یہ اور کلمات کیون زیادہ ہو گئے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو یہ بات پسند نہ آئی اور میرے دل نے گوارا نکیا کہ آپکا اسم شریف حق تعالیٰ کے اسم شریف سے جدا ہو یعنی فی الواقع اسوجہ سے مین نے محمد رسول اللہ کو نقاش سے لا الہ الا اللہ کے ساتھ لکھوا دیا اور نقش کرا دیا مگر باقی یعنی اسکے بعد ابوبکر الصدیق اس کلمہ کو مین نے نقاش سے لکھنے کو نہین کہا اور حضرت ابوبکر اپنے دل مین شرمندہ ہوئے کہ اسمین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ ابوبکر کا نام مین نے لکھدیا اسواسطے کہ جب ابوبکر اس بات سے راضی نہوئے کہ آپ کا نام مبارک اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سے جدا ہو تو اللہ تعالیٰ نے پسند نکیا کہ ابوبکر کا نام آپ کے نام شریف سے جدا ہو۔ کذا فی التفسیر الکبیر ف چونکہ حضرت ابوبکر کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کمال محبت تہی اسواسطے انہون نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نقش کرا دیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہو تو اس صلہ مین حق تعالیٰ

کیطرف سے اوسپر یہ انعام ہوا کہ اوسکا نام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام اقدس کے ساتھ نقش کر دیا۔ پس جو شخص حق تعالی کا نام اقدس اپنے دلپر نقش کرے یعنی ہمیشہ اوسکی یاد میں رہے تو اوسکو بھی اسیطرح کرامت اور بزرگی حق تعالی کی درگاہ سے عطا ہو۔ چنانچہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ترجمہ۔ پس یاد کرو تم مجکو یاد کرونگا مین تمکو ٭

جو ورد زبان نام حق کا کرے	دیا ذکر قلبی مین ہر دم رہے
خدائے تعالی کرے اوسکو یاد	رہے دونون عالم مین وہ بامراد

تیرھوان باب اسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اُس عظمت کا بیان ہے جو فرعون نے اُسکو اپنے دروازے پر لکھا اللہ تعالی نے بسم اللہ کی برکت کے باعث زمانہ دراز تک اُسکو ہلاکت سے بچایا ٭

روایت ہیکہ فرعون نے قبل دعوی معبودیت کے ایک محل تعمیر کرایا اور اوسنے حکم دیا کہ اس محل کے باہر کے دروازے پر بسم اللہ لکھدو اسکے بعد جب اوسکی سرکشی بڑہی اور زیادہ تر مغرور ہوا تو وہ دعوے خدائی کرنے لگا۔ حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو اوسکی ہدایت کیواسطے بہیجا حضرت موسی علیہ السلام نے اوسکو بہت نصیحت کی مگر اوسپر کچھ اثر نہوا۔ پھر آپنے جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا مین نے ہر چند اوسکو بلایا اور سمجہایا مگر کچھ خیر و بہلائی اوسمین نہین پاتا پس حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے موسی شاید کہ تو اوسکی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تیری نظر اوسکے کفر کی طرف ہے اور مین دیکھتا ہون اوس چیز کو جو اوسکے دروازے پر لکھا ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کذا فی التفسیر الکبیر

نظم

وہ فرعون ملعون ناحق شناس	خدائی کا تھا مدعی بے ہراس
ہو اسم خدا اوسکے در پر لکھا ٭	وہ نام خدا کی بدولت بچا ٭
یہ اسم مبارک کا فیضان ہے	عدوِ خدا پر بھی احسان ہے

ہلاکت سے اعدا کے جو اوسکے بچین ॥ تو پھر دوست محروم کیونکر رہین
کرے شوق دل سے جو ذکر خدا ॥ رہے یاد مین اوسکی صبح و مسا
کرے نقش دل پر خدا کا جو نام ॥ وہ یعنی پڑھے دل سے اوسکو تمام
حمایت مین حق کے وہ دایم رہے ॥ عذابون سے اوسکے وہ بیشک بچے
بہت سویا تو واحسرے بیخبر ॥ اوٹھا خواب غفلت سے تو اپنا سر
نہو یاد حق سے تو دم بھر جدا ॥ ہمیشہ کیا کر تو ذکر خدا ؀
زبان پر رہے ورد اللہ ہو ॥ رہے دل کو ہر دم یہی جستجو

چودھوان باب اسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عجیب فیضان کا بیان ہے کہ بیٹے نے اسکو پڑھا اور اسکے باپ سے اللہ تعالی نے عذاب دور کرکے اسپر رحمت نازل فرمائی

حضرت عیسی علیہ السلام ایک قبر پر گذرے دیکھا کہ ملائکہ اوس مردے پر عذاب کر رہے ہین پھر جب آپ اپنے کام سے فراغت پاکر واپس تشریف لائے اور اوس قبر پر آپکا گذر ہوا تو دیکھا کہ ملائکہ رحمت کے اوسی میت کی قبر پر ہین اور طبق نور کے اونکے ساتھ ہین یعنی اوس میت پر رحمت کر رہے ہین حضرت عیسی علیہ السلام اس بات کے دیکھنے سے تعجب مین رہے چاہا کہ یہ بھید مجھ پر ظاہر ہو تو آپنے نماز پڑھی اور حق تعالی سے دعا مانگی۔ اللہ تعالی نے اونکی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے عیسی یہ بندہ گنہگار تھا اور جب سے یہ مرا تھا ہمارے عذاب مین گرفتار تھا اور اسکا حال یہ تھا کہ اسنے اپنی عورت حاملہ چھوڑی تھی پس اوس عورت نے فرزند جنا اور پھر اوسکو پرورش کیا یہان تک کہ وہ بڑا ہوا پھر اوسکو مان نے ایک مکتب مین معلم کے حوالے کیا اوس معلم نے اوسکو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کی جب اوسنے میرا نام لیا تو مجھکو اپنے بندے سے حیا آئی کہ مین اوسکو اپنی آگ کے ساتھ زمین کے اندر عذاب کرون اور اوسکا فرزند زمین کے اوپر میرا نام لے رہا ہے۔ کذا فی التفسیر الکبیر ؀

پندرھوان باب اسمین بیان ہی کہ جو مصیبت زدہ حضرت حق سبحانہ کو پکارتا ہے اور اسکی درگاہ مین ظالم کی ظلم کی فریاد کرتا ہی تو حق سبحانہ و تعالےٰ اُسکی دُعا قبول فرماتا ہی اور ظالم کو سزا دیتا ہی

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے تفسیر کبیر مین بسم اللہ کے سین کے باب مین اس طرح لکھا ہے وَاَمَّا السِّیْنُ فَھُوَ مُشْتَقٌّ مِنْ اِسْمِہِ السَّمِیْعِ یَسْمَعُ دُعَاءَ الْخَلْقِ مِنَ الْعَرْشِ اِلٰی مَا تَحْتَ الثَّرٰی (ترجمہ) یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کا سین یہ لیا گیا ہی اسم اوس تعالےٰ کے سے جو اَلسَّمِیْعُ ہے جسکے معنی ہین سننے والا کہ سنتا ہو دعا مخلوق کی عرش سے لیکر خاک نمناک تک جو سب سے نیچے زمین کے ہی اور اوسپر ایک روایت نقل کی ہی اور وہ روایت یہ ہی کہ زید ابن حارثہ ایک منافق کے ساتھ مکہ معظمہ سے طائف کو چلے جب وہ ایک ویرانے مین پہونچے تو منافق بولا آؤ اس جگہ استراحت کرین اور آرام لین یعنی وہ منافق فریب سے ایک تنہائی کے مقام پر علیحدہ آپکو لے گیا حضرت زید اوسکی دغا بازی کو سمجھے نہین پھر آپ وہان بے فکر سو گئے اوس منافق نے آپکو غافل پاکر مضبوط باندھ دیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا حضرت زید اُس منافق سے فرمانے لگے کہ مجھکو کیون قتل کرتا ہی۔ اوس بد بخت نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو دوست رکھتے ہین اور مجھکو اونسے بغض ہی اسوجہ سے تجھکو قتل کرتا ہون اوس وقت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت حق سبحانہ کو اس طرح پکارا یَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِیْ یعنی اے بڑے مہربان میری فریاد کو پہونچ پس اس پکار نیکے ساتھ ہی اس منافق نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے وَیْحَکَ لَا تَقْتُلْہُ یعنی خرابی ہو تجھکو مت قتل کر اسکو۔ اس آواز وحشت ناک کو سنتے ہی وہ منافق اوس ویران جگہ سے نکل کر ادھر اودھر دیکھنے لگا کہ یہ کسکی آواز ہی جب اوسکے دیکھنے مین کوئی شخص نظر آیا تو پھر حضرت زید کیطرف پھرا اور اونکے قتل کا ارادہ کیا پھر اوسنے ایک آواز سخت جو پہلی آواز سے بہت قریب تھی سنی کہ کوئی کہتا ہی لَا تَقْتُلْہُ یعنی مت قتل کر اوسکو پھر وہ منافق نگاہ اٹھا کر دیکھنے

لگا تو کسی کو نہ پایا اب تیسری مرتبہ آپکے قتل کا اوسنے قصد کیا تو ایک آواز بہت نزدیک سے سُنی کہ کوئی کہتا ہے مت قتل کر اوسکو تو وہ منافق اوس جگہ سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوار ہے اور اوسکے ہاتھ مین نیزہ ہے پس اوس سوار نے ایک ہی ضرب شدید مین اوس منافق کو قتل کیا پھر اوس سوار نے اوس ویرانے مین آکر جہان حضرت زید بندھے پڑے تھے اونکا پھندا کھولدیا اور فرمایا کہ تو نے مجھکو پہچانا مین جبریل ہون جب تو نے یا رحمٰن کہکر حق تعالیٰ کو پکارا تھا تو مین ساتوین آسمان پر تھا تو اللہ عز و جل کا مجھکو حکم پہونچا کہ اَدْرِكْ عَبْدِيْ یعنی میرے بندے کی خبر لے اور دوسری مرتبہ مین آسمان دنیا پر مین تھا اور تیسری بار کی آواز مین منافق تک مین پہونچگیا صدق اللہ تعالیٰ یعنی سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (ترجمہ) اور جب پوچھین تجھسے اے محمد صلی اللہ والہ وسلم بندے میرے مجھسے یعنی میری صفت کو یا میرے معاملے کو جو اونکے ساتھ دعا کے وقت کرتا ہون پس مین نزدیک ہون جواب دیتا ہون پکارنیکا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھکو پس چاہیے کہ قبول کرین بندے میرے حکم کو اور چاہیے کہ ایمان رکھین میرے ساتھ تو کہ وہ بھلائی پاوین

نظم

یہ ہے اذن رب کی قبیل	جو چاہے وہ لے اپنے رب تک سبیل
ہوئے بس کوئی چاہے حق کی پناہ	پکارے وہ اوسکو بحال تباہ
ہو اوس کی فرمائے رب مجیب	کہ فرمایا اوسنے ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ

معانی کلمات

۱؎ یعنی حق تعالےٰ نے اذن عام دیدیا ہے اور بندون کو اجازت دیدی اور یون ارشاد فرمایا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا یعنی پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ ۱۲ ۲؎ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ بھلا کون قبول کرتا ہے مضطر کی پکار کو جب اوسکو پکارتا ہے مضطر اوسکو کہتے ہیں جسکا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو یعنی جب وہ ایسا بے بس ہو جاوے اپنی حالت پریشانی مین حق تعالیٰ کو پکارے اور دعا کرتا ہے تو حق تعالیٰ

وہ مالک ہے سبکا وہی کارساز — سبھی بندے اوسکے وہ بندہ نواز
حفاظت مین اوسکی جو آئے بشر — رہے دونون عالم مین وہ بے خطر
شقی کو بنا دے وہ دم مین سعید — وہ خلّاقِ عالم کرے مَا یُرِیدُ[۱]
کرے روسیاہون کو وہ سرخرو — کرے تندخوؤن کو وہ نیک خو
جہانداری چاہے غریبون کو دے — مشیت سے اپنی جو چاہے کرے
سبھی اوسکے قبضے مین ہین بحر و بر — کسی کو نہین اوس سے جائے مفر
سبھی انس جان و ملک حکمران — وہ شاہانِ عالم ہون یا پہلوان
فنا جسکو چاہے وہ دم مین کرے — کسی کا نہ کچھہ زور اوسپر چلے
شکستہ دلون کی اعانت کرے — سراسر کشون کو ہلاکت سے دے
ستم دیدہ تو بھی تو ہے واحدا — تو کیون استعانت سے غافل رہا
اوٹھا ہاتھ سوے سپہر بلند — مناجات کر یا دل دردمند
یہ کر عرض یا ارحم الرّاحمین[۲] — نگہدار ہمارا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ✽
مدد میری فرما بفضل و کرم — کیا نفس و شیطان نے مجھپر ستم
پھنسا کر مجھے حرص کے جال مین — دیا ڈال دنیا کے جنجال مین
تہیدست و مضطر پریشان اداس — مین فریاد لایا ہون بس تیرے پاس
مین بندہ ہون تو میرا مولیٰ جلیل — نکر مجھکو اعدا کے آگے ذلیل
مجھے غلبہ اعدا پہ دے اے خدا — کہ حامی نہین کوئی تیرے سوا
مجھے مکر اعدا سے یارب بچا — اونہین کے رہے سر پہ انکی بلا
مدد میری کر میرے ربِ غفور — نہ رکھ آپسے ایک دم مجھکو دور

معانی کلمات

سلہ قولہ تعالیٰ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ بیشک تیرا رب کیا کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے ۱۲ سلہ اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون سے ۱۲

سولھوان باب اسمین بیان ہو کہ ایک وقت ایک ہی دوا سے نفع حاصل ہوا اور دوسرے وقت اُسی دوا سے ضرر پہونچا معلوم ہوا کہ دوا خداوند سبحانہٗ کی حکم کی تابع ہو جو حکم ہوتا ہو دوا وہی عمل کرتی ہو ۵

علاجوں مین رکھیں خدا پر نظر		دوا بھی جو پوین تو سمجھے قدر

روایت ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیمار ہوئے اور آپکے پیٹ کے درد نے شدت کی آپنے جناب رب العلمین سے اپنا حال عرض کیا اسکے جواب مین عشبہ[۱] کے کھانیکا جو بیابان مین ایک گھانس ہوتی ہو حکم ہوا آپنے موافق حکم کے اوسکو کھا لیا بحکم آلہی آپکو عافیت ہوئی پھر ایک دوسرے وقت وہی مرض لوٹ آیا جس سے آپ اوسی طرح بیمار ہو گئے اسکی مرتبہ آپنے اوسی عشبہ کو پھر کھا لیا اس مرتبہ اوسکے کھانیسے آپکا مرض زیادہ ہو گیا آپنے جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا پہلی بار مین نے اوسکو کھایا تو مجھکو اوس سے نفع ہوا اور اب دوسری بار کھانیسے میرا مرض زیادہ ہوا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اور مرض کی زیادتی کی وجہ فرمائی کہ پہلے تو اوس گھانس کے پاس ہماری طرف سے گیا تھا پس تجھکو شفا حاصل ہوئی اور دوسری بار تو اپنی جانب سے اوس گھانس کے پاس گیا تو اوسنے مرض کو بڑہا دیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا سَمٌّ قَاتِلٌ وَتِرْيَاقُهَا اِسْمِي یعنی اے موسیٰ کیا تو جانتا نہین کہ تمام دنیا زہر ہلاک کرنے والا ہو اور تریاق یعنی وہ دوا کہ اوسکے زہر کو دفع کردے میرا نام ہو ف چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے بحالت مرض حق تعالیٰ سے اپنا عرض حال کیا تھا جسکے علاج مین عشبہ کھانیکا حکم ہوا تھا اور اوسکے کھانیسے آپکو شفا بھی حاصل ہوئی تھی تو آپنے اس دوسری مرتبہ شاید اس خیال سے کہ وہی مرض ہو اور وہی دوا ہو

معانی کلمات

[۱] عشبہ بالضم و بائے موحدہ گیاہ تر ۱۲ از غیاث اللغات ۵

اور اوسکے کہانیکا حکم بہی اس سے پہلے ہوچکا ہو اوس دوا کا استعمال کیا اور اوس پہلے سوال کو کافی سمجھکر آپنے دوبارہ حق تعالی سے اوسکے کہانیکا اذن نہ مانگا مگر وہ ایک مرتبہ کا سوال آپ کو کافی نہوا کہ حق تعالی کی طرف سے اوس دوا کو شفا کا حکم نہوا بلکہ آپ کو اوس دواسے ضرر پہونچا۔ نکتہ۔ جب حضرت موسی علیہ السلام کو باوجود قرب الٰہی اور عالی مرتبے کے ایک بار حق تعالی سے دریافت کرنا کافی نہوا تو دوسرے عامی آدمی کو چند کامون مین ایک بار بسم اللہ پڑہنا کیونکر کافی ہوسکتا ہو بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ ہر ایک کام کیوقت حق تعالی کیطرف متوجہ ہوکر تازہ بتازہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑہے اوسکی برکتین حاصل کرے تاکہ دنیا کی نحوست اور اوسکے ضرر سے بچے ؛

ستر ہوان باب اسمین دنیا کے زہر اور اُسکی آفتون اور مکر و فریب اور اوسکی برائی کا بیان اور اُس سے بچنے مین سلامتی کا بیان ہے

نظم

یہ دنیا ہے زہر ہلاہل تمام	ہے تریاق[۱] اوسکے لیے حق کا نام
ولیکن وہ ہے زہر ایسا خفی	کہ پتہر مین ہے آگ جیسے چہپی
وہ زہر اوسمین پایا ہے سمجھو چہپا	کہ حلوے مین ہو زہر جیسے ملا
بڑی ساحرہ ہے یہ مکارہ ہے	جفاکار و خونخوار و بدکارہ ہے
کہین سحر سے اپنے کردے ہلاک	کہین زہر سے کردے وہ سینہ چاک
جو تو زہر سے اوسکے چاہے بچے	تو ذکر خدا کر اگر کر سکے

معانی کلمات

[۱] تریاق تے کے زیر کے ساتھہ یہ ایک دوا ہو مشہور جو چند دواؤن کو کوٹ چہانکر شہد ملاکر کہاتے ہین یہ سب قسم کے زہرون نباتی اور حیوانی کی دافع ہو۔ از غیاث اللغات ؛

وگرنہ تو دیکھے گا اوسکا اثر — کہ جب ہوگا دنیا سے تیرا سفر
پریشان طالب کو غم سے کرے — جگر کے وہ ٹکڑے الم سے کرے
محبت ہے اوسکی سراسر وبال — ظفر[۱] یاب ہوتا ہے اوسپر محال
محبت ہے اوسکی بُری پُر خطر — سجاوٹ بناوٹ سے تو اوسکے ڈر
محبت جو ہے اوسکی ناسودمند — نہین کرتے ارباب دانش پسند
جو کچھ اسمین ہے روزشب جلوہ گر — خیالی ہے تصویر پیش نظر
بناتی ہے صورت یہ شکل پری — سراسر یہ اوسکی ہے صنعت[۲] گری[۳]
اگر اوسکے باطن کا پاوے نشان — تو بھاگو یہ کہکر الٰہی امان
نہین اوسکے ظاہر کا کچھ اعتبار — خزان اوسکا باطن ہے ظاہر بہار
نجا اوسکے ظاہر پہ اے جانمن — کہ باطن مین اوسکے ہین رنج و محن[۴]
کوئی دل سے اوسپر جو عاشق ہوا — اوسی کو دیا اوسنے زہر دغا
بتاؤن مین اوسکی وہ کیا ہے دغا — کہ دنرات دیتی ہے وہ بے وفا
دغا اوسکی یہ ہے کہ وہ بیحیا — جو کرتی ہے بندے کو حق سے جدا
یہ بندے کے حق مین بڑا قہر ہے — بلا ہے ہلاکت بڑا زہر ہے
نہ یہ دین چھوڑے نہ ایمان آہ — وہ رہزن ہے اس سے خدا کی پناہ
اگر چاہے تو واسطے آرام دل — تمنائے دنیا سے ہو منفعل
نکر حب دنیا سے دل کو خراب — نکال اوسکی الفت کو دل سے شتاب

معانی کلمات

سلہ ظفر دونون پہلے حرف کا زبر بمعنی فیروزمندی ۱۲ از منتخب ۱۲ سلہ صنعت پہلے حرف کا زبر بمعنے پیشہ اور ہنر ۱۲ از کشف ۱۲ سلہ صنعت گری بمعنی کاریگری ۱۲ سلہ محن میم کا زبر حا کا زبر یہ جمع محنت کی ہے ۱۲ از غیاث اللغات ۱۲

حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ کو نامہ لکہا اور اوسمین تحریر فرمایا
کہ دنیا بمنزل سانپ کے ہی ظاہر مین اوسکو ہاتھ لگاو تو نرم اور چکنا معلوم ہوتا ہی مگر اوسکا
زہر آدمی کو مار ڈالتا ہی اور اوسکی سب سے زیادہ خوشی کی حالت سب سے زیادہ خوف کا مقام ہی۔
کیونکہ دنیا مین جب کبھی کسی کو خوشی پہونچتی ہی تو اوسکو ویسا ہی رنج بھی پہونچا کرتا ہی والسلام ۰

اٹھارھوان باب اسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تعظیم اور ادب کی بزرگی کا بیان ہے

حدیث شریف مین آیا ہی یعنی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہی کہ جس کاغذ پر بسم اللہ الرحمن
الرحیم لکہا ہو اور کسی نے اوس کاغذ کو بسبب عظمت اور بزرگی حق تعالی کے زمین سے
اوٹھا لیا تو اللہ تعالی کے نزدیک اوسکا نام صدیقون سے لکہا جائیگا اور آسانی کیجائیگی اوسکے
ماں باپ سے اگرچہ وہ دونون مشرک ہوان اور قصہ بشر حافی کا اس باب مین مشہور ہے
کذا فی التفسیر الکبیر امام فخر الدین علیہ الرحمہ نے حضرت بشر حافی کے قصہ کو
شہرت پر حوالہ کیا اوسکو بیان نفرمایا جسکا مختصر بیان یہ ہی کہ بشر حافی رحمۃ اللہ تعالی یہ اولیاء
کرام سے ایک بزرگ گذرے ہین جو برہنہ پا پہرا کرتے انکا احوال کتابون مین کمی بیشی کے
ساتھ لکہا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ وہ قبل از حصول درجہ ولایت عوام لوگون مین سے ایک
ناخواندہ شخص تھے اتفاقاً ایک مرتبہ راہ مین اونہون نے ایک کاغذ لکہا ہوا زمین پر پڑا
دیکہا انہے اوسکو اوٹھا کر کسی شخص سے دریافت کیا کہ اس کاغذ مین کیا لکہا ہی اوسنے دیکھکر
انکو بتایا کہ اسمین لکہا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ سنتے ہی آپکے دلمین حضرت حق سبحانہ
کی عظمت جلوہ گر ہوئی کہنے لگے کہ یہ نام مبارک تو میرے مولی جناب رب العلمین
کا ہی پھر اوس کاغذ سے گرد و غبار صاف کرکے بکمال تعظیم و تکریم اوسکو بوسہ دیا آنکھون سے
لگایا اور گھر لیجا کر اوس کاغذ کو مشک خالص اور عطر سے معطر کرکے ایک عمدہ
کپڑے مین لپیٹا اور اوسکو بلند جگہ مین رکھ کر نہایت ادب اور

خشوع[1] و خضوع[2] سے اوسکے سامنے دست بستہ رات بھر کھڑے رہے حق تعالی کو یہ ادب اونکا پسند آیا جسکے صلہ[3] مین اونکے دلکو نور معرفت سے ایسا منور فرمایا کہ صبح ہوتے ہی علوم اونکے سینہ مین سماگئے اور عربی زبان بولنے لگے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک ادب سے وہ کمال حاصل ہوا کہ برسہا برس کی محنت وریاضت سے وہ حاصل نہوتا - وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْعِلْمُ خَیْرُ مِیْرَاثٍ وَالْاَدَبُ خَیْرُ حِرْفَۃٍ اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے علم اچھی میراث ہی اور ادب اچھا پیشہ ہی کہتے ہین کہ ایک شخص نے خلیفہ ماموں کے سامنے کلام کیا اور خوب کلام کیا تو اوس سے ماموں نے پوچھا کہ تو کسکا بیٹا ہی اوسنے کہا ادب کا ماموں نے کہا یہ کیا اچھا نسب ہی ف نسب بمعنی نسل اور اصل کے ہی چونکہ اوس شخص مین صفت ادب جو لایق مدح کے موجود تھی اوسنے اوسی کو اپنی اصل قرار دیکر کہا کہ مین ادب کا بیٹا ہوں خلیفہ ماموں کو بھی یہ جواب اوسکا پسند آیا جو کہا کہ یہ کیا اچھا نسب ہی فی الواقع بڑائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہئے نری ذات کس کام کی ؛

روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن بردویہ بیہقی نے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہی کہ ان تمہارے نسبوں سے کسی کو فوقیت کسی پر نہین حاصل ہوتی تم سب بیٹے آدم کے برابر سر برابر ہو اسکا کچھ اعتبار نہ کرو کسی کو کسی پر فضیلت نہین ہے مگر بسبب دین اور تقوے خدا کے بلاشبہ اللہ تعالی نہین سوال کریگا قیامت کے دن تمسے تمہارے حسبوں[4] سے اور نہ تمہارے نسبوں[5] سے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ یعنی بلاشبہ بڑا بزرگ

معانی کلمات

[1] خُشُوع پہلے دونون حرفون مین پیش ہی عاجزی اور خوف ؛ از کشف ؛ [2] خُضُوع اسمین بھی پہلے دونون حرفون کا پیش ہی بمعنے فروتنی کردن ؛ از منتخب ؛ [3] صِلہ صاد کا زیر اور لام کا زبر انعام اور عطا دینا ؛ از منتخب ؛ [4] حَسَب پہلے دونون حرفون کا زبر ہی اسکے معنی ہین شرف اور بزرگی جو مال وجاہ سے حاصل ہو اور حسب کے معنی اندازہ اور شمار کسی چیز کی بھی ہین ؛ از غیاث اللغات ؛ [5] نَسَب نون اور سین دونون حرفون کا زبر ہی بمعنے نسل اور اصل ؛ از صراح ؛

تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے اور یزید بن شجرہؓ سے منقول ہے کہ مدینے کے بازار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے وہان ایک کالے غلام کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے جو کوئی مجھکو خریدنا چاہے تو اس شرط پر خریدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پانچون نمازون کے پڑھنے سے مجھکو نہ منع کرے تو اوسکو کسی صحابی نے خرید اپھر وہ بیمار ہو گیا پس اوسکی بیمار پرسی کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے پھر وہ مرگیا تو اوسکے دفن کروانے کے واسطے بھی آپ تشریف فرما ہوئے جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نوازش اوس غلام کو حال یہ ہوئی تو بعضے لوگ بنظر حقارت اوسکے مقدمے مین کچھ کہنے لگے پس آیہ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ نازل ہوئی

کسی کو نہ چشم حقارت سے دیکھ ۔ کہ شاید وہ اکرم ہو پیش خدا

اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کُلُّکُمْ بَنُوْا اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم کی ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز آوین لوگ فخر کرنے سے اپنے باپون کے ساتھ اور نہین تو وہ خوار ہونگے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے نعوذ باللہ من ذالک ۔

اور روایت کی بخاری نے کتاب الادب مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان فرماوی اللہ تعالیٰ بزرگی کو فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب از روے حسب کے افضل تمہارا وہ ہے کہ جو بہت اچھا خلق رکھتا ہو یعنی جسمین ادب اور نیک عادتین ہون ف امام بخاری علیہ الرحمتہ آیہ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ کو کتاب ادب مین لائے ہین اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے آیہ مذکورہ مین تقوے کے معنی صراحۃً ادب کے لئے ہین اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (ترجمہ) مقرر عزت اللہ کے ہان اوسیکو بڑی جسکو ادب بڑا اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ یعنی شرافت اور بزرگی علم اور ادب سے ہے نہ ذات اور نسل سے ۔

نظم

جو ہین عفت[1] و ورع[2] و تقوے[3] تمام | ادب سیکھی ہے اصل اینکے نام
بیان بشر حافی کا تمنے سنا | جو کچھ رنگ قدرت ہویدا ہوا
ادب کے باعث ہوئے باکمال | کہ عالم ہوئے اور قدسی خصال
ادب کے سکہانے کو سب انبیاء | وہ آکر ہوئے خلق کے رہنما
ادب تہا پسند جناب نبیؐ | وحید جہان تھے ادب مین وہی
ادب ختم تہا آپ کی ذات پر | ادب زمانہ جہکاتے تھے سر
قواعد ادب کے شریعت ہے نام | ادب ہی طریقت ہے بس لاکلام
سکہانے ادب کو بحکم نکو | خدا نے ہے فرمایا لا ترفعو[4]
ادب کے ثمر[5] کو اگر جانو تم | پڑہو تم یغضون اصواتہم[6] +

معانی کلمات

[1] عفت عین کا زیر اور فا کا تشدید پارسائی اور پرہیزگاری ۱۲ [2] ورع واو کا زبر پرہیزگاری ۱۲ [3] تقوے خوف اور پرہیزگاری ۱۲ [4] یہ آیۂ کریمہ حضرت حق سبحانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب سکہانے کو نازل فرمائی ارشاد فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ای ایمان والون بلند نکرو اپنی آوازین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر یعنی جب اونسے کلام کرو تو ادب سے اونسے خطاب کرو ۱۲ [5] ثمر یعنی میوہ اور پھل ۱۲ [6] پوری آیت یون ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ الخ اس پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ تحقیق جو لوگ دبی آواز سے یعنی آہستہ ادب سے بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہ جماعت وہ ہے کہ جنکے دل جانچے اللہ نے ادب کے واسطے اونکے لئے بخشش ہے اور اجر بڑا یہ آیت اون لوگون کے حق مین نازل ہوئی کہ جو بعد نازل ہونے اوپر کی آیت کے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چپکے اور ادب سے بات کرنے لگے اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے اون باادب لوگون کی مدح کی اور اونکے واسطے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا دیکھو ادب کا کیا اچھا پھل ملا ۱۲

جو تھے بے ادب ایہا المؤمنون[1]
کہا اونکو قرآن مین لا یعقلون[2]

ادب ہی کے پابند ہین مہر و ماہ
جو گردش مین رہتے ہین شام و پگاہ

ہر ایک اپنی منزل پہ دایم رہے
نہ آگے بڑھے اور نہ پیچھے ہٹے

ادب ہی سے آتے ہین لیل و نہار
پئے یک بعد دیگر بصد انکسار

لحاظ ادب سے زمین کو سکون
ادب سے کھڑا آسمان سرنگون

ادب سے پڑے ہین مدر اور حجر
ادب سے کھڑے ہین یہ جملہ شجر

ادب تجھ مین واحد نہووے اگر
تو ہین تجھ سے بہتر شجر اور حجر

ادب مانگ حق سے تو باسوز و ساز
یہ کر عرض اے مالک کارساز

مین بندہ ہون بندہ ہون بے ادب
ادب کر عطا مجکو اے میرے رب

حضور مکین تیری ادب سے رہون
مین شرمندہ ہو کر رہون سرنگون

ادب سے مین بیٹھون ادب سے اٹھون
ادب سے مین رووں ادب سے ہنسون

ادب سے کھڑا ہو کے پڑھون نماز
مین تعدیل ارکان کرون با نیاز

ادب سے کرون مین قیام و قعود
ادب سے کرون مین رکوع و سجود

ادب سے مین لون نام تیرا سدا
وظیفہ ہو اللہ اللہ کا

ادب سے اوٹھاؤن مین ہر سو نظر
نظر تو ہی آوے مین دیکھون جدھر

معانی کلمات

۱ یا ایہا المؤمنون یعنی اے مسلمانو ۱۲ ۲ لا یعقلون یہ کلمہ ایک آیت کا خاتمہ ہے یہ آیت بنی تمیم کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ لوگ دوپہر کے وقت حاضر ہوئے اس حال مین کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام آرام فرماتے تھے یہ بے سمجھ لوگ آداب نبوی سے واقف نہتے لگو دیوار کے پیچھے سے پکارنے تو یہ اونکی بے ادبی حق تعالیٰ کو ناپسند ہوئی اونکو فرمایا اکثرہم لا یعقلون یعنی اکثر اونکے عقل نہین رکھتے۔ اگر سمجھ ہوتی تو آدمی کی زبانی خبر کرتے یہ تینون آیتین سورہ حجرات کی ہین تفسیرون مین انکا مطلب خوب کھول کر بیان کر دیا ہے اگر زیادہ شوق ہو تو ان آیتون کی تفسیر دیکھین

اُنیسون باب گھر سے نکلنے کے وقت بسم اللہ کو چند کلمات مرکے ساتھ پڑہنے کے بیان مین

اور جب اپنے گھر سے نکلے تو پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ساتھ نام خدا کے نکلتا ہون مین بھروسا کیا مینے خدا پر نہین ہی پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کذا فی الحصن الحصین ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے لئے کہ راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سے میں کنارے ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی بہکانے گمراہ کرنے ایذا دینے سے اور دوسرا شیطان اوس شیطان کی تسلی کے لئے کہتا ہی کہ کیونکر میسر[1] ہوگا تجھکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا اور محفوظ سب برائیون سے کذا فی المشکوۃ۔

بیسون باب اسمین کہانا کہانیکے وقت بسم اللہ پڑہنا اور کہانیکے آداب کا بیان ہے

اور جب حاضر ہو کہانا پس چاہئے کہ بسم اللہ کہے یعنی بسم اللہ سے شروع کرے اور کہاوے اوس طرف سے کہ قریب اوسکے ہی یعنی اپنے آگے سے اپنے داہنے ہاتھ سے بیشک شیطان اپنے اوپر حلال کرتا ہی اوس کہانے کو کہ جسپر نام خدا کا ذکر کیا جاوے یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوے کذا فی الحصن الحصین ف یہ جو فرمایا کہ شیطان اپنے اوپر اوس کہانے کو حلال کر لیتا ہی یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانے پر اور اوسمین سے اپنا حصہ کر لیتا ہی تو وہ کہانا بسبب نحوست شیطان کے موجب گناہ اور سنگدلی اور فساد کا ہو جاتا ہی اور اگر شروع مین یا درمیان مین یا آخر مین بسم اللہ کو پڑہ لیا تو شیطان اوس کہانے

لغت کی تحقیق

[1] میسر میم کا پیش یہ اسم مفعول ہی تیسیر سے اور جو لوگ میم کو زبر کے ساتھ پڑہتے مین غلط ہی ۱۲ از غیاث اللغات ۱۲

کو اپنے اوپر حلال نہیں کر سکتا یعنی قادر اوس کہانے پر نہیں ہوتا اور اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی مگر اولی یہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہے کذا فی الظفر الجلیل اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمہ اللہ نے لکہا ہے کہ پہلے نوالے پر بسم اللہ کہے اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ پڑہے تا کہ اورون کو بھی یاد آجائے اور جو ہر نوالے پر بسم اللہ پڑہے تو بہت ہی خوب ہی اور علما نے اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادۃ والے نے بیان کیا ہی کہ محققین اہل حدیث کے نزدیک واجب ہی اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب ہی اور سیدہے ہاتہ سے کہانا بھی سب علماء کے نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی نے لکہا ہی کہ اپنے ہاتہ کی جگہ سے کہانا واجب ہی اور دوسرے کے آگے سے کہانا حرام ہی اور یہ اوس صورت مین ہی جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہو مانند میوون کے تو جدہر سے چاہے چنکر کہاوے درست ہی ذکر کیا اوسکو شیخ فخر الدین رحمہ اللہ نے ؛

اکیسوان باب بسم اللہ کے اون کلمات کا بیان ہی جو یاد آنے پر درمیان کہانے کے پڑہنے چاہئین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کہانا کہانے وقت اگر کوئی بسم اللہ پڑہنا بہول جائے اور درمیان کہانے کے اوسکو یاد آئے تو چاہیے کہ بسم اللہ کو اس طرح پڑہے بسم اللہ اولہ و آخرہ یعنی کہانا میرا اللہ کے نام کے ساتہ ہی اول اوسکا اور آخر اوسکا فی المشکوۃ حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑہے کہانا کہارہا تہا یہانتک کہ فقط ایک لقمہ باقی رہگیا پہر جب اوس لقمے کو اوسنے منہ کی طرف اوٹہایا تو اوسوقت کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ملاحظہ فرما رہے تہے آپ ہنسے اور فرمایا کہ شیطان اسکے ساتہ کہاتا رہا پہر جب اوسنے خدا کے

نام کو یاد کیا یعنی بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑہا تو جو کچھہ اوسکے پیٹ مین کہانا گیا تہا سب اوسنے قے کر دیا فی المشکوٰۃ ف بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صفات عظیمہ سے یہ بھی ایک عجیب صفت ہی کہ مومنین اوس سے شفا اور ہدایت اور رحمت حاصل کرتے ہین اور شیاطین و کافرین بسبب اپنے کفر و عناد کے اوس سے بلا و مصیبت مین پڑتے ہین ○

نظم

وہ مومن کے حق مین شفاءٌ صدور	شیاطین کو مِن کُلِّ جانبٍ دُحُور
وہ رشد و ہدایت ہے لِلمؤمنین	بلا و مصیبت علی الکافرین
ہدایت محبون کے ہے واسطے	ضلالت عدو ون کے ہے واسطے

بائیسوان باب مین کہانے کے بعد برتن کو صاف کرنیکے اجر کا بیان ہے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسی پیالے مین کہانا کہایا پھر کہانیکے بعد اوس پیالے کو چاٹ لیا تو وہ پیالہ اوسکے واسطے یہ دعا کرتا ہی اَعْتَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ فی المشکوٰۃ (ترجمہ) تجکو اللہ تعالی آگ سے بچاوے جیساکہ تونے مجہکو شیطان سے بچایا۔ ف ۱ اس سے معلوم ہوا کہ بعد کہانیکے پیالے رکابی برتن وغیرہ مین جو کچھہ لگا رہجاتا ہی اوسکو شیطان اپنا حصہ سمجہہ کر چاٹ لیتا ہی جب بندہ اوسکو چاٹ کر صاف کر دیتا ہی تو شیطان اوس سے محروم رہتا ہی ف ۲ بعد فراغت

معانی کلمات

۱ حضرت حق سبحانہ نے فرمایا وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَہُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (ترجمہ) اور پہینکے جاتے ہین اونکی طرف شعلے ہر جانب سے واسطے ہانکنے کے واسطے اونکے ہی عذاب ہمیشہ ف یہ حال حق تعالی نے اون شیاطین کا بیان فرمایا جو قریب آسمان کے کلام ملائکہ کا چوری سے سننا چاہتے ہین جب اس طرح سے جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین ۱۲ ۲ ہدایت محبون کے الخ یہ شعر اسکے پہلے شعر کی تفسیر ہی محبون سے مومن لوگ مراد ہین اور عدوون

طعام کے برتن کے چاٹنے مین پانچ قسم کی نیکیان حاصل ہوتی ہین ۱ اتباع سنت ۲ بقیہ نعمت الٰہی کی قدردانی ۳ تواضع ۴ شیطان کی محرومیت ۵ برتن کی دعا ؀

تیئسوان باب مین بعد فراغت کھانے اور پینے کی اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ادا کرنے کا بیان ہے

حدیث شریف مین آیا ہو کہ جب کہانا کہانے اور پانی پینے سے فارغ ہو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؀ فی الحصن الحصین (ترجمہ) سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ کہلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور کیا ہم کو مسلمانون سے **ف** جسنے اپنا کہانا پینا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا اور اس دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر ختم کیا تو اوسنے اوس نعمت کا شکر ادا کیا۔ اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرمایا ہی کہ کہانا کہا کر شکر کرنے والا بیہ روزہ رکہنے ولے صبر کرنے والے کی مثل ہی یعنی شکر گذار کہانا کہانے والا اور روزہ دار صبر کرنے والا درجے مین دونون برابر ہین۔ فی المشکوٰۃ ؀

چوبیسوان باب مین گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ آخر تک پڑھنے کی بیان مین

جب اپنے گھر سے نکلے تو پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ نکلتا ہون مین ساتھ نام خدا کے بھروسا کیا مین نے خدا پر نہین ہی پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑہتا ہے تو اوسکے لئے کہا جاتا ہی کہ راہ راست دکھایا گیا تو کفایت کیا گیا تو سب مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سے پس کنارے ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی اوسکے بہکانے اور گمراہ کرنے ایذا دینے سے اور دوسرا شیطان اوس شیطان کی تسلی کو یہ کہتا ہی کہ کیونکر تجہکو قابو اور غلبہ میسر ہو اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا اور محفوظ

رہا سب برائیون سے اور مثل اسکے ترمذی نے روایت کی ہو کہ جب بندہ مدد مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اوسکے نام مبارک کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اوسکو ہدایت کرتا ہی اور راہ نیک دکہاتا ہو اور اوسکی مدد کرتا ہی دینی دنیوی کامون مین، اور جب حق تعالیٰ پر بندہ توکل کرتا ہو اور اپنا کام اوسکی طرف سونپتا ہی تو کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (ترجمہ) اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہو اوسکو اور جو کوئی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا ہی تو بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ برائی شیطان سے اور نہین مسلط کرتا ہے شیطان کو اوسپر کذا ذکرہ ملا علی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

پچیسواں باب اسمین سعادت دارین حاصل کرنیکے واسطے پانچ اعمال کے بیان مین

روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے کہ جس شخص مین پانچ چیزین ہووین گی وہ نیک بخت ہوگا دنیا اور آخرت مین پہلے یہ کہ ہر وقت ذکر کرتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ترجمہ) نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اور دوسرے یہ کہ جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ترجمہ) بیشک ہم ملک اللہ کے ہین اور ہم اللہ ہی کی طرف پھر نیکے اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہین قوت عبادت کرنے کی مگر ساتھ حکم اللہ بلند بزرگ کے ۔ اور تیسرے جب نعمت دیا جاوے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجمہ) سب شکر اللہ کو ہی کہ پروردگار جہان کا ہی ۔ اور چوتھے یہ کہ جب شروع کرے کچھ کام کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ) شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ بہت مہربان نہایت رحم والے کے ۔ اور پانچوین یہ کہ جب ظاہر ہو اوس سے گناہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (ترجمہ) بخشش مانگتا ہون اللہ بڑے بزرگ سے اور توبہ کرتا ہون اوسی کی طرف کذا فی المنبہات ۔

چھبیسواں باب اس بیان میں ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی عظمت و برکت و ہیبت کی وجہ سے نیکیاں برائیوں پر اسقدر غالب آجائینگی کہ جس سے لوگ تعجب کرینگے

خواص القرآن سے خزینۃ الاسرار مین نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ایک گروہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے آئینگے اور اونکی نیکیاں اونکے گناہون سے بہت بھاری ہوجائینگی اس امر کو دیکھکر اور امتون کے لوگ کہینگے کہ انکی نیکیاں کتنی بڑی اور کسقدر بھاری ہین کیا وجہ ہے کہ اسقدر انکی نیکیون کا پلہ جھکا ہوا ہے تو اونکو جواب دیا جائیگا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان لوگون کی عادت تھی کہ اپنے ہر کام مین ہر اچھے عمل اور نیک بات پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے ؛

ستائیسوان باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بزرگی اور وسعت رحمت الٰہی کا بیان ہے

دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے واسطے ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیاں اور چار ہزار گناہ اوسکے مٹاتا ہے اور بلند کرتا اوسکے واسطے چار ہزار درجے یعنی بہشت مین۔ کذا فی الدر المنثور ؛

اٹھائیسوان باب بلا و مصیبت سے نجات پانے کے وظیفے کے بیان میں

ابن سنی اور دیلمی نے بسند متصل حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب تم ورطہ مصیبت مین پڑجاؤ تو یون پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بیشک حق تعالیٰ بہ برکت اسکے تمام اقسام کی بلاؤن کو دفع فرمائیگا ؛

اونتیسوان باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خوشخط لکھنے اور اسکی اجر کی بیان مین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا کہ اسکو خوب بناکر لکھہ کیونکہ اسکو ایک شخص نے خوب بناکر لکھا تھا وہ بخشدیا گیا۔ کذافی طب ایمانی۔

تیسوان باب اسمین بخار کی علاج کا بیان ہے

فقیہہ محمد مازنی کو بخار ہوا اونکے اوستاد فقیہہ ابی عمر ابن سعید اونکی عیادت کو آئے اور ایک تعویز بخار کا انکو دیکر چلے گئے اور یہ فرما گئے کہ اسکو دیکھنا مت غرض اُس تعویذ کو انہون نے باندہا بخار جاتا رہا اونہون نے اوسکو کہولکر دیکھا تو اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی اونکے اعتقاد مین کچھہ سستی پیدا ہوئی اوسی وقت اونکو بخار لوٹ آیا انہون نے بیان کیا اپنی شیخ سی اور اوس اپنی وسوسہ سے جو اعتقاد مین کچھہ سستی پیدا ہوئی تہی توبہ کی شیخ صاحب نے پہر ایک تعویذ دیا اور اپنے ہاتھ سے خود اونکے باندہ دیا تعویذ باندہتے ہی بخار جاتا رہا۔ اونہون نے ایک سال کے بعد جو کہولکر دیکھا تو وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اوس تعویذ مین لکھی تہی اوسوقت اونکو بڑا اعتقاد اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نہایت عظمت اونکے دلمین پیدا ہوئی۔

اکتیسوان باب اعلیٰ درجات و مراتب حاصل کرنیکی بیان مین

حضرت غوث اعظم سید محی الدین عبدالقادر قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم جوانمردون کے درجے پر پہونچا چاہتے ہو یعنی اولیائے کرام کا مرتبہ پانیکا اگر تمکو شوق ہے تو آخری تیسرے حصہ رات کو اپنے آرام گاہ سے اٹہو اور حوائج ضروری سے فارغ ہوکر طہارت کاملہ کرکے سات سو چھیاسی مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہو اور پہر بانوے مرتبہ درود شریف پڑہکر دعا کرو اور پڑہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحُرْمَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَبِفَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِعَظَمَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِجَلَالِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِکَمَالِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِهَیْبَةِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِمَنْزِلَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِمَلَکُوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَبِجَبَرُوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِکِبْرِیَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِثَنَاءِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِبَهَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِکَرَامَةِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِسُلْطَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

معانی کلمات

ف ١ یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلے راستی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ف لغت مین حق کے معنی راستی اور ثابت اور سزاوار اور واجب ور راست اور درست کے ہین او حضرت حق سبحانہٗ کے اسمار حسنی مین سے ایک اسم مبارک حق ہے ١٢ از منتخب ف ٢ حرمت بمعنی بزرگی ف ٣ فضل بخشش ١٢ ف ٤ عظمت بزرگی ١٢ ف ٥ جلال بزرگی ١٢ ف ٦ کمال بھرپور ١٢ ف ٧ ہیبت رعب ١٢ ف ٨ منزلت مرتبہ ف ٩ ملکوت بمعنی بادشاہی اور تصرف اور عالم ملائکہ کو بھی ملکوت کہتے ہین اور صوفیہ کرام کی اصطلاح مین ملکوت کہتے ہین عالم معنی کو جو عالم ارواح ہے ١٢ از غیاث اللغات ف ١٠ جبروت عظمت اور بزرگی و تکبر در اصطلاح سالکان عالم عظمت اور جلال اسمار صفات الٰہی و مرتبہ وحدت را گویند کہ حقیقت محمدیت و تعلق بمرتبہ صفات دارد ١٢ از منتخب و کنز ف ١١ کبریا بزرگی ١٢ ف ١٢ ثنا رفعت و بلندی ١٢ ف ١٣ بہا باکے زبر کے ساتھ روشنی اور رونق ١٢ ف ١٤ کرامت بزرگی ١٢ ف ١٥ سلطان سین کے پیش کے ساتھ بمعنی والی و حجت و قدرت اور لام کے پیش کے ساتھ بھی آیا ہے ١٢ از منتخب ۔

وَبِبَرَکَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِعِزَّۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَبِقُوَّۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِقُدْرَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَنْ تَرْفَعَ قَدْرِیْ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ اَمْرِیْ وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ
بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا مَنْ ھُوَ کٓھٰیٰعٓصٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ اَسْئَلُکَ
بِجَلَالِ الْعِزَّۃِ وَجَمَالِ الْھَیْبَۃِ وَجَبَرُوْتِ الْعَظَمَۃِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ
الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَاَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ✤ پھر اپنی حاجت عرض کرے

معانی کلمات

تمام دعا کا خلاصہ ترجمہ

اے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھسے بوسیلے ذات ... بوسیلے رحمت اور بوسیلے فضل اور بوسیلے عظمت اور بوسیلے جلال اور بوسیلے کمال اور بوسیلے ہیبت اور بوسیلے منزلت اور بوسیلے ملکوت اور بوسیلے جبروت اور بوسیلے بزرگی اور بوسیلے بلندی اور بوسیلے رونق اور بوسیلے کرامت اور بوسیلے محبت اور بوسیلے برکت اور بوسیلے عزت اور بوسیلے قوۃ اور بوسیلے قدرت بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کہ بلند کر تو عزت میری اور کھولدے سینہ میرا اور آسان کردے کام میرا اور رزق دے مجھکو جہان سے نہ گمان کروں میں ساتھ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کے اے تمام مہربانی کرنے والوں سے زیادہ مہربان اے وہ ذات پاک کہ وہ ہے کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مانگتا ہوں تجھسے بوسیلے جلال عزت کے اور جمال ہیبت کے اور جبروت عظمت کے یہ کہ کردے تو مجھکو اپنے صالحین بندوں سے کہ نہ خوف اونپر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت بڑے مہربان تمام مہربانوں سے اور میں اس کا سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار پر کہ نام مبارک اون کا محمد ہے اور اونکی آل پر اور اون کے اصحاب پر صلے اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ اجمعین ؀

کہ یا اللہ تو میرا فلان مطلب اپنے فضل و کرم سے بر لا اور عطا فرما پھر حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم آخری تیسرے حصے رات مین جاگنے سے عاجز اور مجبور ہو تو یہ عمل فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین کیا کرو اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اس عمل کو فجر کی نماز کے بعد عمل مین لاؤ اور اگر تم سے یہ بھی نہو سکے تو اللہ تعالی سے اپنے اصلاح حال کے لئے دعا کرو ✦

بتیسوان باب اسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم کے وظیفے کا بیان ہے کہ حصول مراد کیواسطے

امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بارہ ہزار بار اس طریقے سے پڑھے یعنی پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک ہزار مرتبہ پڑھے اسکے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر بعد سلام کے جو اپنی حاجت اور مراد ہو حق تعالےٰ کی جناب مین عرض کرے اور دعا مانگے اسکے بعد ایک ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پھر دو رکعت نماز پڑھے اور جناب رب العلمین سے دعا مانگے اسی طور سے پھر پڑھے یعنی ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھے اور دعا مانگے اسی طرح پڑھتا جاوے۔ یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بارہ ہزار بار ہو جائے اور چوبیس رکعتین نماز نفل پوری ہو جائین تو انشاء اللہ تعالی اوسکی حاجت بر آئے اور مراد حاصل ہو ✦

تینتیسوان باب وظیفہ دفع احتلام کے بیان مین

یہ عمل احتلام کے دفع کیواسطے نہایت مجرب ہے وہ یہ کہ سوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ والسماء والطارق کو فما لہ من قوۃ ولا ناصر تک پڑھکر سو رہے مگر بعد پڑھنے کے بات نکرے ورنہ یہ عمل کارگر نہوگا اور اگر پڑھنے کے بعد بات کریگا تو پھر سے پڑھنا ہوگا ✦

چونتیسواں باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بوقت جماع نہ پڑھنے سے خرابی کے بیان میں

جعفر بن محمد رحمۃ اللہ نے کہا کہ جماع کے وقت شیطان انسان کے عضو خاص پر بیٹھ جاتا ہے جب آدمی جماع کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا تو اوسکے ساتھ شیطان بھی جماع کرنے لگتا ہے اور جسطرح انسان کو انزال ہوتا ہے ویسا ہی شیطان بھی اوسکی اندر انزال کرتا ہے **کذا فی خزینۃ الاسرار حدف** مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جب اپنی عورت سے ہم بستر ہو تو جماع کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لے تاکہ برکت حاصل ہو اور شیطان کے شر اور نحوست سے محفوظ رہے۔

پینتیسواں باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جدا جدا پانچ وظیفوں کا بیان ہی

۱ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو تو وہ عورت ایکسو ساٹھ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکھکر اپنے پاس بطور تعویذ کے رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی اولاد زندہ رہیگی شیخ احمد دیربی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عمل صحیح اور مجرب ہے۔

۲ اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سات سو چھیاسی مرتبہ پڑھکر ایک پیالے پانی پر دم کرکے جسکی محبت کا طالب ہو اسکو وہ پانی پلادے تو پینے والے کو اوس سے محبت شدید ہو جائیگی

۳ جو بندہ اتوار کے روز آفتاب نکلتے وقت کعبہ شریف کیطرف منہ کرکے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھکر سو مرتبہ درود شریف پڑھیگا تو اللہ کی طرف سے اوسکو بیحساب رزق عطا ہوگا اور اوس بندہ کو معلوم بھی نہو گا کہ یہ رزق کسطرح پہونچا۔

۴ ؎ جو کوئی چالیس روز تک نماز صبح کے بعد دو ہزار پانچ سو مرتبہ صحیح اعتقاد اور تعظیم کے ساتھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑہے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سی اوسکو فتوحات عطا ہونگے اور اوسکا دل روشن ہو جائیگا کہ غیبی بات سے مطلع ہوگا اور عجیب و غریب اسرار اوسکو معلوم ہونگے اور علم لدنی خداوند سبحانہ کی طرف سے اوسکو عطا ہوگا۔

۵ ؎ جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم اکتالیس مرتبہ کسی مجنون دیوانے کے کانمین پڑہ دیگا تو اوسکی عقل اوسیوقت ٹہیک ہو جائیگی اور اسی طرح اگر مرگی والیکے کانمین پڑہے گا تو اوسی وقت اوسے ہوش آجائے گا۔ الحمد للہ سبحانہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جو بندونکے واسطے دنیامین ذریعہ خیر و برکت اور آخرت مین وسیلہ نجات ہے اوسکے بعض فضائل کا بیان بفضلہ تعالےٰ تمام ہوا اللہ تعالیٰ اوسکا نیک انجام فرمائے یعنی ہم سبکو اوس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب بتائید الٰہی دین کی معتبر کتابون سے نکالکر حقیقت ایمان اور کمال ایمان کا بیان کرتا ہون اور ان دونون قسمون عام و خاص کا ضرورت قدر بیان اس مقام پر لکہتا ہون یہ تو کہلا مسئلہ ہی کہ تمام نیک اعمال اور کل عبادتین خواہ اونکا تعلق دل سی ہو خواہ زبان اور ہاتہہ پیر وغیرہ دیگر اعضاء سے اونکی قبولیت اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین ایمان اور اسلام پر موقوف ہی بغیر مسلمان ہوئے کوئی نیکی اور عبادت قبول نہین ہوتی تو جب خدا رسی اور سعادت آخرت ایمان ہی پر موقوف ہی تو ہر مسلمان پر واجب ہی کہ اپنی ایمان اور اعتقاد کو درست کریگا یعنی جو کلمات ایمانیہ کہ اوسنے زبان سی ادا کیے ہین اون کلمات کی معانی خوب استحکام کے ساتہہ دلمین ٹہرائے صرف زبانی اقرار معتبر نہین۔ اس بیان سے یہ مقصود نہین ہے کہ

علم کلام مین جو دلیلین ہین اون دلیلون کو سیکہکر دلین جمائے کیونکہ وہ سیکہنا سب
پر واجب نہین ہان کچھ اہل علم ایسے بھی ہونا چاہیئے تاکہ عوام مسلمانون کے ایمان کے
نگہبان ہوجائین یعنی اگر کوئی بیدین دین واسلام مین شک وشبہے نکالے اور مسلمانون
کے ایمان مین خلل ڈالے تو وہ عالم جو علم کلام سے واقف ہی مسلمانون کی طرف سے
جواب دہی کرے اور اون شبہون کو دفع کرے۔ بلکہ مقصود یہہ ہی کہ مسلمان کلمہ گو کا دل
حقیقت ایمان سے واقف ہوجائے اور سلطان ایمان اوسکے تخت گاہ دل پر غالب ہوجائے
اور جو کچھ ملک تن مین ہونا چاہیئے وہ سب سلطان ایمان ہی کے حکم سے ہو شیطان
اور خواہش نفسانی کے حکم سے کچھ نہو تو یہ ایمان خواص مؤمنین اور علماء باعمل دیندار
لوگونکا ہی سے عوام الناس ان پڑہ مسلمان کہ جنکو نہ خود علم نہ دین وایمان کی باتون کی
طلب نہ علماء صالحین کی صحبت نہ اصل ایمان کی خبر نہ کمال ایمان کی قدر مسلمان
ہین مگر اونکا ایمان محض اپنے ماں باپ کی تقلید اور پیروی سے ہی زبان سے کلمات
ایمانیہ بولتے ہین اور دل سے غافل رہتے ہین اور بطور رسم وعادت کے کچھ کچھ دین اسلام
کے احکام بھی بجا لاتے ہین اور باوجود اس ضعف ایمانی کے قبیح اور ناروا بدعتون اور
باطل عقیدون مین گرفتار رہتے ہین اور قساوت قلبی اور غفلت اس حد کو پہونچی کہ
نیکی اور بدی مین امتیاز اوٹھہ گیا یعنی اگر نیک کام کرتے ہین تو اوسکی نورانیت جو آثار
ایمان سے ہی دلکو محسوس نہین ہوتی اور اگر گناہ کرتے ہین تو اوسکی ظلمت سے دل کو
خبر نہین ہوتی تو ایسی نازک حالت مین جب تک کوئی شفیق مہربان اونکو اس خواب
غفلت سے جگائی نہین اور دین وایمان کا راستہ بتائے نہین وہ کیونکر ہدایت پا سکتے
ہین اور اپنا عیب ونقصان کسطرح جان سکتے ہین کیونکہ جو شخص مراتب ایمانیہ کو
نہ پہونچا تو وہ اس سبب سے نہ پہونچا کہ وہ یہ راہ نچلا اور جو راہ نچلا تو اس سبب سے نچلا کہ اوسے
طلب نکیا اور جسنے طلب نکیا تو اس سبب سے نکیا کہ اوسے جانتا نہین پس وہ شخص بسبب نادانی

اور غفلت کے اپنی سعادت سے محروم رہا تو جو لوگ کہ اپنے دین و ایمان کی باتون مین پختہ
ہین اور راہ رسم شریعت اور احکام دین وملت سے خوب واقف ہین اونکو چاہیے کہ
ارشاد اور تعلیم کا بھی رتبہ حاصل کرین یعنی اپنے نادان ضعیف الایمان مسلمان بھائیون
کو حقیقت ایمان سے آگاہ کرین اور توحید کے معنے اونکو بتائین اور عقائد حقہ سکھائین تاکہ
شرک اور ناپاک عقیدون سے اونکا دل پاک ہو اور نور ایمان سے دل روشن ہو اور
سنت اور نیکو کاری کی رغبت دلائین اور بدعتون اور بدکاری سے بچائین۔ اور حضرت حق سبحانہ
نے اسیکا حکم فرمایا قولہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
(ترجمہ) اور تم مین سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ جو لوگون کو بھلائی کیطرف بلاوے
اور اچھے کامون کا حکم کرے اور برے کامون سے روکے اور یہی لوگ مراد پاوین گے ○
ف معلوم ہوا کہ مسلمانون پر فرض ہی کہ ایک جماعت اونمین سے قایم رہے دین کا
تقید کرنے کو تاکہ خلاف دین کے کوئی کام نکرے اور جو اس کام پر قایم رہین وہی کامیاب
ہین۔ اور اگر ایسی حالت ہی کہ کوئی کسی سے تعرض نکرے موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود
تو یہ راہ مسلمانی کی نہین۔ اسمین بڑا اندیشہ عذاب کا ہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ
لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا یُسْتَجَابُ
لَكُمْ ۔ کذا فی المشکوٰۃ (ترجمہ) قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھ مین ہی البتہ حکم کرو تم اچھی باتون کے ساتھ اور البتہ منع کرو تم بری باتون سے یا یعنی
نیک دو کامون سے ہوگا یا بھلائی کیطرف لوگون کو بلاوگے اور برے کامونسے روکوگے
یا قریب ہی اللہ یہ کہ بھیجے تم پر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا کروگے تم اوس سے
اور نہوین قبولیت کی جائیگی تمہارے لئے ○

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی وعظ ونصیحت کے آداب

قولہ تعالیٰ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۵ (ترجمہ) اور نصیحت کرو اس لئے کہ نصیحت مسلمانون کو فائدہ دیتی ہی ۞ اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ وعظ ونصیحت کہنے والے کو چاہیے کہ اپنے کلام مین دس باتونکا انتظام رکہے تاکہ سُننے والون کو فائدہ حاصل ہو ایک یہ کہ لوگونکو خداوند سبحانہ کی نعمتون اور احسانون کو یاد دلائے تاکہ وہ اون نعمتون کو اپنے دل پر تازہ کرتے رہین اور ادائے شکر مین مشغول رہین۔ دوسرے یہ کہ جو محنتین اور مشقتین کہ عبادتون کے کرنے یا گناہونکے چُہٹنے مین اونپر گذرین یا بلا و مصیبت مین گرفتار ہونیسے تکلیفین پڑین اونکا اجر و ثواب ذکر کرے تاکہ لوگ بامید ثواب محنت اور بلا و مصیبت پر صبر کرین تیسرے گناہون کی سزا اور عذاب بیان کرے تاکہ دلمین اونکے خوف پیدا ہو اور گناہون سے باز آئین اور توبہ کرین۔ چوتہے شیطان کے وسوسون اور اوسکے مکر و فریب سے آگاہ کرے تاکہ لوگ خبردار ہو کر شیطانی باتون سے بچین اور پرہیز کرین۔ پانچوین دنیا کا زوال اور اوسکا دہوکا اور بے اختیاری اور بے مروتی کو ظاہر کرے تاکہ اوسپر فریفتہ نہون اور اوس سے جی نہ لگائین۔ چھٹے ہمیشہ موت کو یاد دلاتا رہے تاکہ سُننے والے موت سے غافل نہ رہین۔ آخرت کیواسطے سامان درست کرین اور اوسطرف چلنے کیواسطے آمادہ رہین ساتوین قیامت اور اوس دن کی سختی اور ہولون اور دہشتون کا ذکر کرے تاکہ ایسے عمل کرین کہ اوس دن کی آفتون سے بچین۔ آٹھوین دوزخ اور اوسکے آگ کے طبقے اور منزلین اور اوسکے اندر کے قسم قسم کے عذابون کا ذکر کرے تاکہ اون عذابون سے نجات پانیکی تدبیر کرین۔ نوین بہشت کے عمدہ عمدہ درجات اور وہانکی نعمتون کیطرف رغبت دلائے تاکہ اوس طرف راغب ہو کر نیک عمل کرین۔ دسوین اپنے کلام اور نصیحت کی

بنیاد خوف اور امید پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی اور اوسکی شان بے نیازی اور بے پروائی کا بیان کرے تاکہ حضرت حق سبحانہ کا خوف دل مین جلوہ گر ہو اور کبھی اوسکی رحمت اور مغفرت اور شان کریمی اور اوسکی مہربانیون اور نوازشون کا ذکر کرے تاکہ اوسکے فضل و رحمت کے امیدوار رہین۔ پس جو وعظ کہ ان دس[10] چیزون کو مشتمل ہوگا اوس سے مومنون کو نفع ہوگا۔ آمدم برسر مطلب۔

نفس حقیقت ایمان کا بیان

خدا اور رسول سے بصدق و اخلاص نیک اعتقاد رکھنا اور جو چیزین کہ دین محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام سے بالیقین ثابت ہین اون سبکو اسطرح باور اور یقین کرنا کہ سر مو اوسکے خلاف دل مین نرہے شرع شریف مین اس تصدیق قلبی کا نام ایمان ہے اسواسطے کہ قرآن مجید مین حق تعالیٰ نے ایمان کو کام دل کا فرمایا ہے اور کام دل کا یہی تصدیق اور سچا اعتقاد ہے اور درمنثور مین بروایت احمد وغیرہ بسند صحیح کے ساتھ حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اَلْاِسْلَامُ عَلَانِیَۃٌ وَالْاِیْمَانُ فِی الْقَلْبِ ترجمہ اسلام ظاہر ہے اور ایمان دل مین ہے اور آپ اپنے دست مبارک اپنے سینہ اطہر کیطرف اشارہ فرماتے تھے تین بار اور فرماتے تھے۔ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا (ترجمہ) تقوے اسجگہ ہے تقوے اسجگہ ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حقیقت ایمان وہی تصدیق ہے اور بس اور اس تصدیق کو نور معرفت سے بھی تعبیر کرتے ہین۔ اور جاننا چاہیے کہ جس طرح ہر چیز کے واسطے تین قسم کا وجود ہے ۱ وجود عینی ۲ وجود ذہنی ۳ وجود لفظی۔ اسی طرح یہ تینون مراتب وجود ایمان مین بھی متحقق ہین یعنی ۱ وجود عینی ۲ وجود ذہنی اور ۳ وجود لفظی پس وجود عینی تو ایمان کا وہی تصدیق مذکور ہے۔ اور وجود ذہنی اوسکا ان کلمات کے معنی ہین جو ذہن مین ثابت ہین۔ اور وجود لفظی اوسکا وہ اقرار محض

یعنی وہ کلمات ہین جنسے اوس تصدیق قلبی کو ظاہر کیا ہے۔ اور یہ قاعدہ مقرر ہو کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل ہوتا ہو اور باقی دونون وجود یعنی وجود ذہنی اور وجود لفظی یہ فرع اور تابع اوسکے ہین۔ اور ایمان کا وجود عینی یعنی وہ نور معرفت جو دل مین جلوہ گر ہوتا ہو یہ قابل قوۃ اور ضعف کے اور قابل زیادتی اور کمی کے ہوتا ہو چنانچہ آیہ کریمہ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا۔ (ترجمہ) اور جب پڑہی جاتی ہین اونپر آیتین اوسکی زیادہ کرتی ہین اونکا ایمان اسپر شاہد ہو اور اسکی سوا بہت آیتین ہین جن مین اسطرف اشارہ ہو۔ اور وہ نور ایمان مانند دیگر انوار کے محسوس ہوتا ہو۔ اور کم و بیش معلوم ہوتا ہو یعنی جسطرح اور نورون کا حال ہو کوئی نور قوی ہو اور کوئی ضعیف ہو اور کسی نور مین چمک زیادہ اور کسی مین کم ہو بس یہی حال اوس نور کا ہو جو ایمان کا وجود عینی ہو اور اس مین کمی اور زیادتی کی صورت یہ ہو کہ معاصی وغیرہ خلاف شرع تعلقات دنیوی اور خواہشات نفسانی کہ یہ سب چیزین کمال ایمان کے منافی اور ضد ہین اور بمنزل پردون کے ہین تو ان چیزون کی مشغولی سے نور ایمان کی چمک مین کمی واقع ہوتی ہو پہر بعد توبہ اور مجاہدے کے گناہون کی لذت اور دنیا کی محبت سے دل پہرتا ہو اور وہ یہ ظلمانی دل پرسے اوٹہہ جاتے ہین تو نور ایمان زیادتی قبول کرتا ہو یہانتک کہ مرتبہ کمال کو پہونچتا ہو اور جو لوگ کہ ایمان مین قوۃ اور ضعف اور زیادتی کمی کا انکار کرتے ہین تو وہ انکار اونکا ایمان کے وجود ذہنی کے اعتبار سے ہو یعنی جو ایمان کا وجود ذہنی ہو اوسمین قوۃ و ضعف اور شہرت و انتقاص کو دخل نہین ہو وہ ایک حال پر رہتا ہو تو اب درمیان ہر دو فریق کے کوئی نزاع اور خلاف نہین ہا

معانی کلمات

سلہ و طریق زیادو نقص یعنی زیادت ایمان آن است کہ ہر گاہ حجابے مرتفع میشود آن نور زیادت می پذیرد و ایمان قوت میگیرد تا آنکہ باوج کمال خود رسد و کسانیکہ نفی زیادت و نقصان کردہ اند مراد ایشان مرتبہ اول است از وجود ذہنی ایمان ہیچ نزاعے و خلافے نیست انتہے۔ در تفسیر فتح العزیز ۱۲۔

کمال ایمان کا بیان

ایمان کامل کے باب مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسطرح ارشاد فرمایا ہے۔
اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کی کتنی ایک اور ستر شاخین ہین اونمین سے افضل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہی اور اونمین سے راہ سے ایذا کی چیز کا دور کرنا ہی اور حیا بڑی شاخ ہی ایمان سے۔ فی المشکوٰۃ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ مومن کامل نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہوؤ نمین طرف اوسکے بہت پیارا اوسکے باپ سے اور اوسکی اولاد سے اور سب لوگون سے۔ فی المشکوٰۃ۔ اور فرمایا پکا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان سے اور اوسکے ہاتھ سے اور پورا مومن وہ ہی کہ امن مین رہین لوگ اوس سے اپنے خونون اور اپنے مالون پر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۱۲ ف ۱ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ستر سے زیادہ چیزین ہین کہ سب کو کمال ایمان مین دخل ہے اور اوسکے بعد کی دو ۲ حدیثون مین اونہین ستر مین سے بعضی چیزونکا بیان ہے اور انکے سوا بہت حدیثین مین جو کمال ایمان کے باب مین وارد ہین تو پورا مومن جب ہی ہوگا کہ وقتاً فوقتاً سب کو بجا لائے اور اوسکے خلاف سے اپنے تئین بچائے۔ جسقدر اونمین قصور ہی اوسی قدر کمال ایمان مین فتور ہی ف ۲ ہر چند کہ ایمان کے اقسام اور اوسکی شاخین بہت ہین لیکن اوسکی اصلین تین ۳ ہین ۱ معرفتین ۲ احوال ۳ اعمال مقامات ایمان مین سے کوئی مقام ان تین جنسون سے خالی نہوگا مثلاً ہم نے حضرت حق سبحانہ کو معبودیت کی صفت کے ساتھ جانا کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین یہ جاننا ہمارا معرفت توحید ہوئی اور ہم نے آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بصفت رسولِ خدا جاننا کہ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہین۔ یہ جاننا ہمارا معرفت رسالت ہی جب ان دونون معرفتون کو ہم بیان کرنا چاہتے ہین۔ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکے تعبیر کرتے ہین پھر اس معرفت سے دل مین ایک حالت پیدا ہوتی ہی جسکے سبب سے دل کا حال متغیر ہو جاتا ہی اور اوسکے انوار وبرکات سے دل روشن ہو جاتا ہی۔ مثلاً اس سے پہلے اگر کوئی کافر تہا اور کفر وشرک کو دوست رکہتا تہا تو اب کفر وشرک سے دل نفرت کرنے لگتا ہی اور اگر پہلے فاسق اور بدکار تہا اور بد کامون کیطرف رغبت تہی تو اب دل کی رغبت نیک کامون کے طرف ہو جاتی ہی اور پہلے دلمین دنیا کی عظمت تہی اور اب دلمین دنیا کی حقارت سماتی ہی پھر اس حالت سے عمل ظاہر ہوتا ہی مثلاً پہلے کفر وشرک اور فسق وفجور اور دنیا طلبی اور شہوت پرستی اور مرضی حق تعالیٰ کے خلاف کام اس سے صادر ہوتے تھے اور اب دین وایمان اور زہد وتقوے اور ترک دنیا اور خلاف خواہش نفسانی اور موافق مرضی الٰہی کے کام اس سے ہونے لگتے ہین **ف** عمل کی دو قسمین ہین عمل ظاہری اور عمل باطنی جو کام ہاتھ پیر وغیرہ اعضاء اور حواس ظاہرہ سے صادر ہو اوسکو عمل ظاہر کہتے ہین اور جس کام کا تعلق دل سے ہو اوسکو عمل باطن کہتے ہین اور تکمیل ایمان مین یہ دونون قسمین اعمال کی داخل ہین جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ + فی المشکوٰۃ۔

ترجمہ: جو کوئی محبت رکہے واسطے اللہ کے اور بغض رکہے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے پس تحقیق کامل کیا اوسنے ایمان + **ف** + یہ حدیث عمل باطنی اور ظاہری دونون قسمون اعمال کو مشتمل ہے کیونکہ محبت اور بغض یہ دونون عمل باطنی ہین اور عطا کرنا

اور منع کرنا یہ دونون عمل ظاہری ہین اور کوئی عمل ان دونون قسمون سے باہر نہین ہوسکتا۔ تو مومن کامل جب ہی ہوگا کہ اعمال ظاہری ہون یا باطنی عبادت کے متعلق ہون یا عادت کے دنیا کے ہون یا آخرت کے جو کام کرے۔ حضرت حق سبحانہ کیواسطے کرے اور دل سے اوسکی رضامندی کا خواستگار رہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

خطبے کی کلمات طیبات کے فضائل اور انکی اجر و ثواب کا بیان	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	تمہید

معرفت ایمان کی بہت سی راہین ہین ایک اُنمین سے راہ تقدیس[1] ہے تاکہ اس نور معرفت سے یہ بات دل پر جلوہ گر ہوجائے کہ حضرت حق سبحانہ جسطرح اپنی ذات پاک مین ہمیشہ یکتا ہے کہ کسی کی دوئی کو اسمین دخل نہین اسیطرح وہ سبحانہ تعالیٰ مخلوقات کی تمام صفتون سے اور جو کچھ وہم و خیال مین آتا ہے اُس سے منزہ اور پاک ہے اسی کو سُبْحَانَ اللّٰہ کہکر تعبیر کرتے ہین ۔ ۝

نہین مثل اُس کے نہ کوئی شبیہہ[2] منزہ وہ ہے عیب و نقصان سے ہمین بس یہی اُسکا ادراک ہے		نہ ہمسر کوئی اُسکا لاریب فیہ مُبرّا وہ ہر ضدل و خسران سے کہ بیشک وہ ہر عیب سے پاک ہے

دوسری راہ تحمید ہے یعنی اس معرفت سے یقین کامل کے ساتھ جان لے اور استقامت کے ساتھ دل مین ٹھان لے کہ عالم مین جتنی خوبیان اور نعمتین ہین وہ سب اللہ تعالیٰ کی ملک ہین اور نعمت کے عطا کرنے مین وہ اپنی یاکی کو

معانی کلمات

[1] تقدیس پاکی کے ساتھ منسوب کرنا ۱۲ ازصراح [2] مثل اور شبیہہ دونون کے ایک معنی ہین یعنی نظیر اور مشابہ اور جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ یعنی نہین ہے مانند اسکے کوئی چیز ۱۲ [3] ہمسر برابر ۱۲ [4] لاریب فیہ

ساتھ یگانہ ہو یعنی جسکو جو خوبی اور نعمت ملی ہے بلا شرکت غیر اُسی کی نوازش و مہربانی سے مرحمت ہوئی ہے اور نعمت کے پہونچانے مین درمیانی اسباب برائے نام ہین - یہ سب حقیقت مین اسی منعم حقیقی کے مسخر و تابعدار ہین - اسی کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہکر بیان کرتے ہین ۹

اُسی کے ہین قبضے مین سب بحر و بر		اُسی کی ہمین رحمت سے سب بہرہ ور
وہ نعمت عطا جسکو چاہے کرے		کسیکے نہ روکے سے وہ رُک سکے
وہ روکے تو پھر چھوڑے نکوئی کبھی		رہین جن و انسان عاجز سبھی

تیسری راہ تعظیم ہے یہ معرفت اس درجے کی ہو کہ جس سے بقدر اپنے حوصلے کے بدرجہ کمال حقتعالیٰ کی عظمت دل مین سما جائے کہ وہ سبحانہ تعالیٰ اپنی تقدیس و تحمید کے ساتھ اپنی عظمت اور بزرگی مین یگانہ ہے کوئی مخلوق انسان ہو یا جن فرشتہ اوسکی عظمت مین کیسکو شرکت نہین اور اُس وحدہٗ لاشریک کی عزت اور شان و شوکت کی برابر کسی کی شان و شوکت نہین اسیکو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کہکر بیان کرتے ہین ۹

سزاوار عظمت ہے رب کریم		حمید و مجید و غفور و رحیم
اگر کوئی بدبخت خانہ خراب		کرے دعوئے ہمسری ناصواب

(معانی کلمات)

۵۱ اور وہ ہے بلند مرتبہ بڑا بزرگ ۱۲ ۵۲ اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنے والا اپنی ذات و صفات کا یا تعریف کیا گیا ۱۲ ۵۳ اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات اور افعال مین ۱۲ ۵۴ اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا ۱۲ ۵۵ اَلرَّحِیْمُ مہربان ۱۲

۵۶ ہمسری برابری ۱۲ + + + + +

کرے غیرت حق دماغ اوسکا چاک وہ قابض ہے خافض ہے قہار ہے	وہ ہو شخص نمرود بیشک ہلاک شہنشاہ اعظم ہے جبار ہے

ہر چند کہ راہ ایمان مین تقدیس اور تحمید اور تعظیم کی معرفت ہی اصل ہے مگر چونکہ وہ کلمات یعنی سُبْحَانَ اللہ اور سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ اور سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وغیرہ اُسی معرفت کے تعبیر اور بیان ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کلمات ہی کو حسنات فرمایا ہے چنانچہ اُن کلمات کے فضائل اور اجر و ثواب جو صحیح صحیح حدیثون مین آئے ہیں انشاء اللہ سبحانہ دوسری جلد مین بیان کئے جاوینگے۔

معانی کلمات

۵۱ نمرود نام ہے ایک کافر بادشاہ کا یہ کنعان کا بیٹا تھا تمام روئے زمین اپنے تصرف میں رکھتا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے بڑی سلطنت عطا فرمائی تھی مگر اُسنے بجائے شکر کے بغاوت کے ہاتھ نکالے اور تکبر کا سر اُٹھایا اور بجائے بندگی کے معبودیت کا دم بھرنے لگا در خلق خدا سے خود کو سجدہ کراتا آخر اللہ تعالیٰ نے اُسپر ایک حقیر مچھر کو مسلط کر دیا اُس مچھر نے اُسکے دماغ کو تباہ کر دیا اور وہ اُسی علت مین ہزار خرابی ہلاک ہوا یہ قصہ مشہور ہے اور اُسکا مفصل بیان قصص الانبیاء میں مذکور ہے ۱۲ ۵۲ اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بند کرنیوالا اور ارواح کا قبض کرنیوالا ۱۲ ۵۳ اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرونکو اپنے قرب سے ۱۲ ۵۴ اَلْقَهَّارُ بڑا زبردست کہ سب اُسکی قدرت کے نیچے مغلوب اور عاجز ہین ۱۲ ۵۵ شہنشاہ بادشاہ عظیم الشان ۱۲

۵۶ اَلْجَبَّارُ ... زور سے ... کرنیوالا بڑے ... ہوئی کا موت کا اور بزرگی ...